عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۵ شمارہ ۲۸

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

مناظر اسلام

حضرت مولانا

لال حسین اختر

طلاق کا بگاڑ

قادیانی مسئلے کا

اصل حل کیا ہے

؟

قادیانی تحریک

اور اسکا پس منظر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے
جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں
میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا"
(مسلم)
اشتہار — از بندہ خدا
مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
مثالی نفاست
مضبوط اور پائیدار
شمع اسٹیل فرنیچر
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دکان نمبر ۸۰۷، انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹
فون : ۴۱۰۶۰۷

ختم نبوۃ

ہفت روزہ کراچی

جلد ۵ — ۱۶ تا ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ دسمبر ۱۹۸۶ء — شمارہ ۲۸

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/ روپے — ششماہی ۵۵/ روپے
سہ ماہی ۳۰/ روپے — فی پرچہ ۲/ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان، ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
جاپانا	۳۷۵ روپے
فی جی، نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود (ابو یوسف) صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — سعودی عرب
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ / کھور کوٹ — حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ — شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی — عبدالخالق علوی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کوٹ
ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد طفیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا — ہدایت اللہ
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
کینیڈا — آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — میاں اشرف باوی
افریقہ — محمد زبیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان

پرنٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۲۰/ رائے سائرہ سینٹر ایم اے جناح روڈ کراچی

(ویکلی ختم نبوت کراچی)

قصور (احمد علی) قصور میں روروزہ ختم نبوۃ کانفرنس نہایت جوش ولولہ کے ساتھ منعقد ہوئی پہلے اجلاس کی سرپرستی مولانا علامہ عبدالغفور الوری صاحب فاضل دیوبند نے کی صدارت الحاج میاں حاجی محمد شفیع صاحب مالک مدینہ ہاؤس نیکروپی قصور نے کی جسمیں مختلف مکاتیب فکر کے علماء ومشائخ نے ختم نبوۃ کے موضوع پر انتہائی جامع انداز میں روشنی ڈالی مناظر اسلام حضرت محمد یوسف رحمانی اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن شاکر نے دلائل وبراہین کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ صوفی غلام حیدر حیدری اور شاعر ختم نبوت احسان احمد احسان نے ختم نبوت کے موضوع پر نظمیں پیش کیں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حکیم شبیر احمد مغل انجینئر اور حفیظ الرحمٰن مغل نے انجام دیئے۔ اجلاس میں شریعت بل اور مولانا اسلم قریشی کی جلد بازیابی کے لئے قراردادیں منظور کی گئیں۔

ختم نبوت یوتھ فورس تہسال کا قیام

غازی کوٹ (محمد ظہور عثمانی) پچھلے جمعۃ المبارک یونین کونسل بکالی کے چیئرمین جناب قمر الزمان اعوان کی صدارت میں ایک اجلاس تہسال کے مقام پہ ہوا جس میں علاقے کے کافی لوگوں نے شرکت کی اس اجلاس میں مرزائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے نوجوان کی تنظیم بنائی گئی یعنی ختم نبوت یوتھ فورس، مندرجہ ذیل نوجوانوں کو چنا گیا۔ محمد صغیر، امیر محمد منور، نائب امیر۔ محمد نذیر اعوان ناظم اعلیٰ۔ علی اصغر ناظم نشرو اشاعت، اراکین حافظ محمد شال خان۔ محمد شال خاں۔ محمد صادق۔ محمد بنارس۔ محمد داؤد۔ محمد نعیم۔ محمد میران۔ محمد ریاست محمد نیاز خان۔ احمد دین۔

تین قادیانی گرفتار

(غازی کوٹ) پچھلے ماہ مانسہرہ میں تین مرزائیوں امتناع قادیانی آرڈی نینس کے تحت گرفتار کر لیا گیا (۱) عبدالقادر اسسٹنٹ ڈائریکٹر ڈسٹرکٹ رجسٹریشن آفس بنوں (۲) رانا کرامت اللہ (۳) رانا مبشر احمد۔ یاد رہے کہ رانا کرامت اللہ کو اس سے پہلے بھی اسی آرڈی نینس کے تحت ایک سال قید اور ۱۰۰۰ روپے جرمانے کی سزا ہو چکی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کا خصوصی اجلاس

ڈیرہ مراد جمالی (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کا اجلاس زیر صدارت حکیم علی محمد ابڑو مدرسہ تاج العلوم گجر کالونی میں ۲۹ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء شروع ہوا تلاوت کلام پاک حافظ قاری محمد خان نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا یار محمد نے کہا مسلمانوں اور پاکستان کے بدترین دشمن قادیانی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو کر ملک وملت کے دشمنوں کو ختم کیا جائے۔ مولانا کریم داد نے اپنے بیان میں قادیانیت سے مقابلہ کے لیے زور دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہم مارچ میں ڈیرہ مراد جمالی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں مولانا نذیر احمد برق صاحب نصیر آباد ڈویژن کے رابطہ دورے پر جنوری ۱۹۸۷ء کو تشریف لا رہے ہیں۔ اجلاس مولانا حضور بخش صاحب کی دعا پر ختم ہوا۔

قادیانیوں کو مناظرے میں شکست فاش

لندن (نمائندہ ختم نبوت) اواخر نومبر ۱۹۸۶ء میں قادیانیوں کو لندن کے ایک مناظرہ میں شکست فاش ہوئی۔ ہر قدم پر کامیابی سے قدرت مسلمانوں کو سرفراز کر رہی ہے۔ ایک قادیانی اپنے مسلمان دوست کے ہاں آیا جایا کرتا تھا۔ وہ مسلمان دوست کو مرزا طاہر کے پاس لے گیا۔ اب مسلمان نے کہا کہ تم بھی ہمارے مولانا کے پاس چلو۔ کسی صاحب کے ذریعہ بالہم مسجد لندن میں پہنچے وہاں مولانا اللہ وسایا اور محترم عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب سے ملاقات کرائی گئی اس قادیانی سے تین گھنٹے بات کی گئی۔ الحمدللہ اس کو شکست فاش ہوئی دوسرے دن وہ لیفٹے سے منسٹر قادیانی کو لایا۔ تین گھنٹے گفتگو ہوئی وہ بھی رسوا ہوا۔ تیسرے دن قادیانی جماعت لندن کے سربراہ ملک خلیل الرحمٰن کو لائے۔ دو گھنٹے کے بعد وہ بھی لاجواب ہوا۔ مسلمان ساتھیوں نے مرزائیوں سے کہا کہ اب ہم تمہارے کسی اور آدمی سے گفتگو نہیں کریں گے۔ اب صرف نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر لعین کو لاؤ، مناظرے کے لیے ہاں کہہ ہم کا نیں گے اخبار میں اشتہار دیں گے تم مناظرہ کرو۔ انہوں نے کچھ دن تک جواب کا وعدہ کیا، اور پھر …… وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

مسئلہ ختم نبوت روح قرآن ہے، سید اسرار الحق شاہ

لوزکیل (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت لوزکیل کے قائد حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب طویل علالت کے بعد صحت یاب ہوئے تو شہر لوزکیل کے شہریوں نے سب سے پہلے ہی خوشی کے اظہار کے لیے جلسہ منعقد کیا۔ حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا، مسئلہ ختم نبوت روح قرآن ہے۔ اور جان اسلام ہے۔ اور جو اس مسئلہ میں شک کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت اللہ نے ختم فرما دیا ہے۔ آپ قصر نبوت میں آخری اینٹ ہیں۔ اور مرزائی آپ کے بعد مرزا قادیانی کو پیغمبر مانتے ہیں۔ اور وہ نبوت کا خاتم مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیتے ہیں۔ جو کہ از روئے عقل ونقل کفر اور صریح ضلالت ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ دامن مصطفیٰ سے وابستہ رہتے ہوئے قادیانی ازم کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ آپ کے خطاب سے حضرت قاری عبدالمالک صاحب خطیب جامع مسجد شیر پور نے شاہ صاحب کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کیا اور کہا کہ ہماری خوش بختی ہے کہ شاہ صاحب نے صحت مند ہونے کے بعد ہماری دعوت سب سے پہلے قبول فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب کی طویل علالت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت لوزکیل

کے جواب میں اظہار تشکر کے طور پر اجتماعات کا اہتمام کر رکھا ہے۔
تعالیٰ منظور و قبول فرمائے۔

مسلم لیگ ۵۳ء والا کردار ادا کر کے اپنی ہلاکت کا سامان نہ کرے، مولانا حمادی

منڈی آدم (نمائندہ ختم نبوت) پنجاب کے صوبائی وزیر اقبال خان کے قادیانی نواز بیان کی مذمت کرتے ہوئے امیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان و صوبائی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ علامہ حمادی نے کہا کہ مسلم لیگ کے بد خواہ جلدی مسلم لیگ کی ناکامی دیکھنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ۵۳ء کا دور اتنا دور نہیں کہ قادیانیت نوازی کی نحوست بھلائی جا سکے۔ علامہ حمادی نے کہا کہ پہلے مسلم لیگ کا دور ختم نبوت کے سینے پر نیزے ثابت ہوا اور یہی اب مفید نظر آتا ہے۔ پہلے دور میں قادیانیوں کو تحفظ دینے کے لیے دس ہزار مسلمانوں کو شہید کرا کے ظفر اللہ قادیانی کی خوشنودی حاصل کر کے اپنی تباہی کا سامان اپنے ہی ہاتھوں مہیا کر دیا۔ حکومت گئی پارٹی گئی سب کچھ ختم ہو گیا۔ اب دوسرے دور میں بھی وہی جھلک دکھائی دیتے ہیں منزل گاہ بم کیس کے مجرم کی سزائے موت پر عملدرآمد نہ ہونا، ساہیوال فائرنگ اور قتل کے مجرموں کی سزائے موت بھی ابھی تک رکی ہوئی ہے۔ اسی طرح اسلم قریشی کی گمشدگی کے بارے میں مسلم عوام کے ساتھ کیے گئے وعدوں سے انحراف، قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد نہ ہونا وغیرہ وغیرہ مسلم لیگ کے دور حکومت کے ہی واقعات ہیں۔ علامہ حمادی نے کہا کہ مسلم لیگ اپنی خیر چاہتی ہے تو قادیانیت نوازی کی پالیسی قطعاً ترک کر دے بصورت دیگر نوشتۂ دیوار اچھی طرح پڑھ لے یہ ملک ختم نبوت کے دیوانوں کا ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

ہمارے ایک دیرینہ قاری اور جنگ کے نامہ نگار کراچی جناب خالد نعیم صاحب نے تمام اہل اللہ سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کے والد کے لیے خصوصی دعائے صحت فرمائیں جو ان دنوں کافی شدید علیل ہیں۔

کنری میں عظیم اجتماع

کنری (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ جمعۃ المبارک کو مجلس تحفظ ختم نبوت کنری اور ختم نبوت یوتھ فورس کی جانب سے ایک قادیانی لڑکی نجمہ بنت محمد اقبال کے اسلام قبول کرنے پر ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایمان افروز تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فرقہ اسلام کا بدترین دشمن ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں۔ اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شریعت نازل کی گئی ہے۔ وہ ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہے۔ اور دین اسلام میں وہی بات قابل قبول ہو گی۔ جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہو گی۔ تقریب کے آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر عبد الغفار مغل نے کہا کہ گزشتہ دنوں نے محمد اشرف نسب کا نکاح نجمہ بنت محمد اقبال سے ہوا ہے۔ اگر کسی قسم کی بھی کوئی شرارت یا دونوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور مقامی انتظامیہ پر ہو گی۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے جنرل سیکرٹری میاں عبد الواحد مجلس کے صدر اور دوسرے راہنماؤں نے محمد اشرف کو تحائف پیش کیے بعد ازاں شرکاء اجتماع میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ یہ اجتماع دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان سیالکوٹ کے زیر اہتمام کانفرنس

سیالکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) ۹ نومبر جامعہ مدنیہ لاہور میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت مولانا محمد اسلم قریشی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس سے دیگر مقررین کے علاوہ مولانا ضیاء القاسمی، مولانا فضل الرحمان، مولانا حق نواز جھنگوی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، خان محمد اشرف خان، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا امیر حسین گیلانی اور ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنماؤں نے خطاب کیا اس کانفرنس نے متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی کہ حکومت ہونے چار سال کے عرصے میں مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کرنے میں ناکام رہی ہے اگر کوئی افسر صحیح رستہ کا تعین کرتا ہے تو اسے فوری طور پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں مگر حکومت نے انہیں کلیدی اسامیوں پر فائز کیا ہوا ہے حکومت نے اگر مولانا محمد اسلم قریشی کیس میں مزید چشم پوشی سے کام لیا تو یہ اس کے اپنے حق میں اچھا نہ ہو گا۔

حدیث پاک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُس شخص کا بھی رسول ہوں، جس کو میں زندگی میں پا لوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہو گا۔ (کنز العمال)

ایک سو بیس ملین ڈالر کے حساب کی کڑی نگرانی کیجائے

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنماؤں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری اطلاعات کے مطابق پی ایل کورونڈ بینک کی طرف سے ایک سو بیس ملین ڈالر کا قرضہ ملا ہے۔ جس کا مقصد ویسٹرن لنک ورلڈ میں کنٹرولز کے لیے کر دیا بیان میں۔ انہوں نے کہا حکومت کو چاہیے کہ اس کا مکمل حساب رکھا جائے۔ کیونکہ اس کا بوجھ عوام پر ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قادیانی لابی کی ٹھگت سے اس پیسے میں خورد برد کریں کیونکہ ان کے بھی فرائض میں شامل ہے۔

قادیانیوں کو کانفرنس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مولانا ہمدانی

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اشرف ہمدانی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ حکومت کی طرف دسمبر کے آخری عشرے میں قادیانیوں کو کانفرنس کی اجازت دینا قانون کی خلاف ورزی اور اپنے بنائے گئے قوانین سے خود مذاق کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔

ٹنڈو غلام علی عالمی تحفظ ختم نبوت کی پریس کانفرنس

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی ضلع بدین کے عہدیداروں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مرزا طاہر کے حکم سے ملک میں امن عامہ کو تباہ اور برباد کر رہے ہیں۔ ملک میں جتنے بھی فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ یا لسانی تعصب کی تحریکیں چل رہی ہیں یا ملک میں آئے دن ڈاکے لگ رہے ہیں۔ ان سب کے پیچھے قادیانیوں کا خفیہ ہاتھ ہے۔ قادیانی ملک میں صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مثلاً ٹنڈو غلام علی کے قادیانی عبادت گاہوں میں ابھی تک کلمہ طیبہ کی تختیاں لگی ہوئی ہیں۔ صادق دستی، دمبارہ، احمد گوٹھ، بشیر آباد، منجو چاتک بلکہ جہاں کہیں بھی قادیانیوں کے ایک دو گھر ہیں وہاں مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کے لیے کلمہ طیبہ کی توہین کی مہم چلا رہے ہیں۔ ہم حکومت پاکستان بالخصوص صوبہ سندھ کی انتظامیہ سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی تمام ترشرانگیزیوں کا نوٹس لیا جائے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تعزیرات کے قانون امتناع قادیانیت پر مکمل اور مؤثر عملدرآمد کرایا جائے

قانون امتناع قادیانیت ... اور تحفظ ... خامیوں کو دور کر کے اس کی مکمل وضاحتی صورت تمام ملک کی ضلعی انتظامیہ کے سربراہان کو مہیا کی جائے۔ تاکہ نفاذ قانون میں عدم وضاحت کا بہانہ بنا کر رکاوٹ بننے والے افسران کی بدنیتی کا انسداد ہو۔ امتناع قادیانیت قانون کی اعلانیہ مخالفت کا مؤثر انسداد کیا جائے۔ اور قانون شکنی کرنے والے اداروں کو پابند کیا جائے ... بروقت اقدام کر کے فضاء کو خوشگوار بنائیں تاکہ عوام کے قانون کو ہاتھ میں لینے کی نوبت نہ آئے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کیا جائے اور ان کی جگہ مسلمان افسران کا تقرر کیا جائے۔ اہم عہدوں پر فائز قادیانیوں کی فہرست بذریعہ نگران کمیٹی مجلس ختم نبوت پاکستان نے حکومت کو بھیجی تھی اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

تمام افسران سے حلف لیا جائے

حلف منظور الٰہی اعوان

جناب صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب راولپنڈی

وزیر اعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو صاحب اسلام آباد

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ فوج، پولیس، سول تعلیم عدلیہ وغیرہ سے قادیانی افسروں کی صحیح شناخت کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام افسران سے یہ حلف لیا جائے کہ "میں حلفاً اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور میرا یہ ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجّال، کذّاب، مکار، عیار، دھوکے باز مرتد اور جہنمی ہے۔ اس کے سب ماننے والے جو کہ اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کو مسلمان جاننے والا بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

لائبیریا میں قادیانیوں کا تعاقب جاری ہے

لائبیریا (نمائندہ ختم نبوت) یہاں کا کام ہے کہ پاس ... ہر شہر کے نام پر ایک شہر واقع ہے جس کا نام ہربانی ہے۔ اس شہر کی ... میں کافی شہرت ہے کیونکہ اس شہر میں ایک بہت بڑی دینی درسگاہ ہے اس جگہ کافی ... بھی تھا اور ... شہرت رہتے ہیں تمام مذاہب اور تمام فرقے باطل اور غیر باطل سب موجود ہیں۔ یہاں پر مسلمانوں کی کافی تعداد ہے تقریباً چھ سات کے قریب مساجد ہیں۔ یہاں پر مسلمانوں کے دو دینی مدارس اسلامی بھی موجود ہیں ان میں ایک مدرسہ ایسا ہے ازہر شریف کی طرف سے مدرس بھی موجود ہے اس سال یہاں ایک تقریب ہوئی جس میں راقم بھی شریک ہوا جب یہ تقریب شروع ہوئی تو میں نے دیکھا ایک آدمی کے پاس انگریزی زبان میں قرآن مجید کے تراجم ہیں نیز قادیانی لٹریچر بھی موجود تھا میں نے اپنی اختتامی تقریر میں مسلمانوں کو خبردار کیا اور قادیانیوں کے بارے میں بتلایا کہ قادیانی کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس فیصلہ کی توثیق مسلمانوں نے کی کہ اسلامی فرقے کا قادیانیوں کے بارے میں اختلاف نہیں سب کے سب متفق ہیں کہ قادیانی کافر ہیں اور یہ تراجم اور یہ لٹریچر ... ان لوگوں نے احقر کے ساتھ وعدہ کیا اور کہا کہ ... قادیانیوں اور ان کے لٹریچر کو کسی مسجد میں نہ گھسنے دیا جائے گا اور راقم کو جب یہاں آنے کو کہا گیا اور دعوت دی گئی کہ اس شہر کی تمام مساجد میں بیان ہو جائے چنانچہ دو ہفتے کے بعد پھر اس شہر کا دورہ کیا گیا۔ تمام مساجد میں تقاریر کی گئی اور ساتھ ہی قادیانیوں کے خلاف لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آیا تھا اور رابطہ العالم الاسلامی کی طرف سے بھی جو لٹریچر بذریعہ دفتر ... بھیجا گیا تھا اس لٹریچر کو تقسیم کیا گیا اس کے الحمدللہ کافی اثرات مرتب ہوئے اگرچہ قادیانیوں کا اس شہر میں کوئی مدرسہ یا کوئی مرزالاہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی پاکستانی قادیانی موجود ہے میرا خیال ہے کہ قادیانی بھی کبھار دورہ کرتے رہتے ہیں اور قریبی ملک سرالیون سے آتے ہیں آخر میں راقم مجلس تحفظ ختم نبوت کا اور رابطہ عالم الاسلامی کا بے حد مشکور اور ممنون ہے کہ وہ مسلمانوں کو قادیانیوں کی فریب کاری سے آگاہ کر رہے ہیں قابل تعریف ہے جو اس گمراہ ٹولے کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

ہدایت اللہ شاہ مبعوث رابطہ العالم اسلامی لیبریا افریقہ

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اقبال حیدر آباد

زبان ذکرِ نبی میں وقف ہو جائے اگر میری
تو ہر مشکل سے مشکل بات بھی آسان ہو جائے
حقیقت میں عبادت ہے خدا کی ذکر حضرت کا
کہ انسان جو ذکرِ نبی ذی شان ہو جائے

حضرت عرباض بن ساریہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں اُس وقت بھی خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب آدمؑ ابھی گارے میں تھے میں بتاؤں میرا پہلا امر حضرت ابراہیمؑ کی دعا تھی پھر حضرت عیسیٰؑ کی بشارت پھر میری والدہ محترمہ کا خواب. آج سے ۴/۱ ۴ ہزار سال پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی اُس دعا کا ثمر میں ہوں (فرمانِ رسول)

حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویوں سے دو بیٹے تھے. ایک بیوی حضرت سارہ دوسری بیوی حضرت ہاجرہ تھیں. حضرت ہاجرہؑ کے فرزند کا نام شماعیل. عربوں نے اس کا تلفظ تبدیل کر کے اس کو اسماعیلؑ بنا دیا. حضرت سارہ سے جو بیٹا ہے اُس کا نام اسحاقؑ حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ ہی کے بیٹے ہیں. ان ہی حضرت یعقوبؑ کا نام "اسرائیل" ہے. حضرت یعقوبؑ کو اللہ نے بارہ بیٹے دیئے تھے اور بارہ بیٹوں کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور بنی اسرائیل میں ۱۴ ہزار نبی پیغمبر آئے ہیں.

حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں ایک نبی اول و آخر. جن کا نام "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے.

حضورؐ کی پیدائش روئے زمین کے اُس مرکزی مقام پر ہوئی جو پوری دنیا کا مرکز عالم ہے وہ مکہ ہے الصفا خاندان میں ہوئی جو خاندان روئے زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے افضل خاندان ہے اور خاندان حضرت اسماعیل علیہ السلام کا خاندان ہے جو آگے چل کر خاندان قریش کہلایا اور قریش کے ایک گھرانے جو عبدالمطلب کا گھرانہ تھا آپ تشریف لائے.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خاندان میں اور اُس گھرانے میں پیدا کیا کہ جس گھرانے سے لے کر حضرت آدمؑ حضرت حواؑ تک جتنے رشتے ہیں، جتنی مائیں جتنے مرد سب نے نیک ازدواجی زندگی بسر کی اس میں کوئی مرد عورت بدکاری (زنا) میں ملوث نہیں ہوا. اندازہ لگایئے حضرت آدمؑ سے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تک ہزاروں مرد ہیں ہزاروں عورتیں ہیں لیکن ایک نا جائز تعلق نہیں۔

ولادت کے معنی نے پیدائش اور بعثت کے معنی ہیں نبی اور رسول بنا کر بھیجنا. آپ ۹ ربیع الاول ۲۲ اپریل ۵۷۱ء سوموار کے دن صبح صادق کے وقت جلوہ افروز عالم ہوئے آپ کو ۸ ربیع الاول ۱۲ فروری ۶۱۰ء کو حضرت جبرئیلؑ نے نبوت کی بشارت دی تھی. آپ کی ۱۲ ربیع الاول سوموار کے دن وفات ہوئی۔

بقیہ: ضرب خاتم

جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ شک میں ہیں. انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں. سوائے وہم و گمان کے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ عیسیٰؑ صلیب دیئے گئے لیکن مرے نہیں بلکہ مرے ہوئے کی طرح ہو گئے اور یہود نے انہیں مردہ سمجھ لیا تو پھر قرآن کا ظن " وہم " کا لفظ استعمال نہ کرتا. کیونکہ یہود کو اس شخص کی موت کا وہم نہ تھا. بلکہ اپنے طور پر مکمل یقین تھا. لہٰذا اس طرح ظن کے لفظ کا استعمال بے مقصد ہو گیا. مگر اہلِ اسلام کہتے ہیں کہ انہیں وہم یہ ہو گیا تھا کہ اگر ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کر دیا ہے تو پھر ہمارا آدمی کہاں ہے ؟ اور اگر یہ وہی آدمی قتل ہوا ہے تو پھر عیسیٰؑ کہاں ہے ؟ اس طرح وہ واقعی وہم میں رہے لہٰذا ظن کے لفظ کا استعمال بالکل درست رہا. آگے اللہ تعالیٰ اصل واقعہ بیان فرماتے ہیں.

ماقتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ
وکان اللہ عزیزاً حکیماً . (النساء ۱۵۸)

مترجمہ : اُسے انہوں نے یقیناً قتل نہ کیا، بلکہ اُسے اللہ نے اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے. اللہ تعالیٰ کی حکمت واقعی غالب رہی اور اُس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا. اور اگر یہ کہا جائے کہ عیسیٰؑ عذاب سے کر مرے ہوئے کی طرح ہو گئے تو یہ غالب حکمت نہیں رہتی بلکہ مغلوبیت اور عجز ہو جاتا ہے. پس اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور اٹھا لینے کا جو وعدہ فرمایا تھا وہ وفا ہو گیا

تیسری آیت : وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ (النساء : ۱۵۹)

مترجمہ : اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے ۔

یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو تمام اہل کتاب آپؑ پر آپؑ کی موت سے پہلے پہلے ایمان لائیں گے. اس تفسیر کی تائید میں بخاری اور مسلم کی حدیث سے ہوتی ہے. وہ حدیث یہ ہے " حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک عنقریب تم میں عیسیٰؑ ابن مریم نازل ہوں گے. فیصلے کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے. اور جنگ بند کر دیں گے، مال کو بہا دیں گے. حتیٰ کہ مال کو قبول کوئی نہ کرے گا. اور ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا. پھر ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اس حدیث کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑھو. وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ." (بخاری، مسلم)

اور اگر موتہ میں " ہ " کی ضمیر اہل کتاب کی طرف لوٹائی جائے تو یہ مذکورہ بالا حدیث کے خلاف ہے. دوسرے یہ کہ اس سے انتشارِ ضمائر لازم آئے گا. جو فصاحتِ کلام پر بہت بڑا دھبہ ہے. تیسرے یہ کہ موت کے وقت کا ایمان معتبر نہیں ہوتا. جیسا کہ فرعون کا موت کے وقت ایمان لانا قبول نہ کیا گیا. (جاری ہے)

قادیانی مسئلہ اور اُس کا حل

تمام مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ قادیانی ٹولہ ایک سازشی ٹولہ ہے اسلام سے بغاوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری اور ملت اسلامیہ سے عداوت اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ قادیانی نہ صرف مرتد وزندیق ہیں بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین گستاخ ہیں۔ قادیانیت کی خمیر ہی میں اسلام وطن اور اسلام دشمنی شامل ہے۔ قادیانیوں کے دوسرے جانشین مرزا محمود نے ظفر اللہ کے بھتیجے کی شادی کے موقع پر واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ وہ پاکستان کو مٹانے کی پوری کوشش کریں گے۔ کہا جاتا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند یا مجلس احرار اسلام بھی پاکستان کے خلاف تھی مگر معمولی سمجھ بوجھ والا آدمی بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ سیاسی اختلاف ختم بھی ہو سکتا ہے نرم بھی پڑ سکتا ہے اور سیاسی نظریہ بدل بھی جاتا ہے مگر عقیدے کا اختلاف تادم مرگ قائم رہتا ہے۔ الا یہ کہ عقیدہ ہی بدل جائے۔

قادیانی پاکستان کے سیاستہً مخالف ہیں یا عقیدۃً اس کا جواب قادیانی امت کے دوسرے گدی نشین خود مرزا بشیرالدین محمودؔ کی مذکورہ بالا موقع پر کی گئی تقریر ہی میں موجود ہے کہ "پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ پھر ایک ہو جائیں"۔ مقام غور ہے کہ مرزا محمود کی طرف سے "اللہ کی مرضی" کے حوالے کے ساتھ پاکستان کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا تو ظاہر ہے کہ یہ اختلاف سیاسی نہیں بلکہ اعتقادی ہے جو بھی قادیانی ہوگا اس کے عقیدے میں یہ بات شامل ہوگی کہ پاکستان اللہ کی مرضی کے خلاف ہے اور اُسے ختم کرنا چاہیئے حد تو یہ ہے کہ ان کے مُردے بھی پاکستان میں عارضی طور پر مدفون ہیں اور ان کی وصیت موجود ہے کہ جب موقع ملے ان (مُردوں) کو قادیان (بھارت) منتقل کر دیا جائے۔

آج بھی قادیانیوں کو پاکستان سے کوئی محبت نہیں ہے۔ ہر قادیانی پاکستان کو عارضی تصور کرتا ہے ان کا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیشگوئی کے مطابق قادیان، قادیانیوں کو ضرور ملے گا وہ اپنے چھوٹے بچوں کے ذہنوں میں یہی بات راسخ کرتے رہتے ہیں کہ "قادیان سے ہجرت کی حالت عارضی ہوگی۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ قادیان جماعت احمدیہ کو واپس مل جائے گا" (راہ ایمان ص۹۸ بچوں کی ابتدائی دینی معلومات کا مجموعہ)

نیز یہ کہ ہر قادیانی سے عہد لیا جاتا ہے کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی بڑی قربانی دے اور اس سلسلے میں ان کا باقاعدہ عہد نامہ چھپا ہوا ہے مزید برآں "وصیت فارم" جو ربوہ کا مطبوعہ ہے اس کی پہلی شق کا یہ حصہ غور طلب ہے کہ "میرے مرنے پر نعش کو "بہشتی مقبرہ" واقع قادیان میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچایا جائے"۔ مذکورہ بالا حوالہ جات سے قادیانیوں کی پاکستان دشمنی صاف ظاہر ہے۔ تقسیم ملک کے وقت ایک خاص سازش کے ذریعہ باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں نے اپنا مقدمہ مسلمانوں اور ہندوؤں سے علیحدہ پیش کرکے کوشش کی کہ قادیان میں پاپائے اعظم کی طرح ان کی علیحدہ ریاست قائم کی جائے۔ لیکن صاحب بہادر انگریز نے مذہبی ریاست تو تسلیم نہ کی۔ البتہ قادیانیوں کا تناسب آبادی مسلمانوں سے نکال کر اہل ہنود میں شمار کر لیا جس کے باعث گورداسپور کی مسلم اکثریت اقلیت میں تبدیل ہوگئی اور گورداسپور کا ضلع جو جون ۱۹۴۷ء کے اعلان میں پاکستان کا حصہ تھا۔ وہاں کے مسلمان پاکستان کے جھنڈے لہرا رہے تھے اگست ۱۹۴۷ء میں ماسوا تحصیل شکر گڑھ کے پورا ضلع ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا یوں قادیانیوں کی اس سازش کی وجہ سے ضلع گورداسپور کے ذریعہ ہندوستان کو کشمیر کا راستہ مل گیا جو آج تک پاکستان کے لئے گوناگوں مشکلات کا سبب بنا ہوا ہے۔ اور کشمیر پر ہندوستان کا قبضہ وطن عزیز کی شہ رگ پر قبضہ کے مترادف ہے۔

آزادیٔ ملک کے تیسرے مہینے کشمیر کی جنگ میں قادیانیوں نے "فرقان فورس" کے نام سے ایک پلاٹون کشمیر کی جنگ میں بھیجی جس نے

سراسر غداری کی۔ چالیس ٹرینیں ٹرک لوٹنے کے بعد انہوں نے اپنا اسلحہ حکومت پاکستان کو نہیں دیا تھا۔ وہ ان کے پاس ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس اسلحہ کی کھوج لگائے۔ ایک گواہ کے بیان کے مطابق جس نے صمدانی ٹربیونل میں گواہی دی تھی۔ کہا تھا کہ وہ اسلحہ ربوہ کے قبرستان میں مدفون ہے۔ (نوائے وقت ۲۰ جولائی ۱۹۷۴ء)

۱۹۴۸ء میں قادیانیوں نے صوبہ بلوچستان کو قادیانی بنانے اور اس طرح سے اس پر قبضہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ (الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کے شمارے میں ایک بیان بھی شائع ہوا۔ لیکن قادیانی بری طرح ناکام ہوئے۔ پاکستان کے قیام سے قبل "برطانیہ جانشینی" اور قیام پاکستان کے بعد بلوچستان پر قبضہ کی اسکیم میں فیل ہونے کے بعد انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا جو یہودی لابی نے امریکہ برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک میں اختیار کر رکھی ہے۔ کہ ملک کی کلیدی آسامیوں پر قبضہ کر لیا جائے۔ اسی سلسلے میں مرزا محمود احمد کا بیان (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۵ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ ساتھ ساتھ پاکستان کو توڑنے اور اپنا تسلط قائم رکھنے کے زیر زمین منصوبوں اور حربوں پر بھی کام ہوتا رہا۔ (جو آج تک جاری ہے)

قیام پاکستان کے فوراً بعد ہماری بدقسمتی سے سر ظفر اللہ کو ملک پہلا وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ جو بظاہر وزیر خارجہ۔ لیکن درحقیقت مرزائی پارٹی کا کٹر متعصب بین الاقوامی مبلغ اور نمائندہ تھا۔ اس نے چارج لیتے ہی قادیانیت کے لئے اندھا دھند کام کیا۔ اور اندرون و بیرون ملک ان کو ہر طرح سے مستحکم کر دیا۔ یہ دور مسلمانوں کے لئے سخت آزمائش کا تھا۔ مرزائی کھلے بندوں اپنی باطل و مرتدانہ تبلیغ کر رہے تھے۔ آخر کار تمام مسلمانوں نے جمع ہو کر قادیانیت کے خلاف بھرپور اور زبردست تحریک چلائی۔ اس دور کے قادیانی زدہ ارباب اقتدار نے مسلمانوں کے خالص دینی مطالبات کا جواب جنرل اعظم کی کمانڈ میں گولی سے دیا۔ ہزاروں مسلمان خاک و خون میں تڑپائے گئے۔

یحییٰ خان کے دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نبی کاذب و مرتد کا پوتا ایم ایم احمد قادیانی جو اقتصادیات اور منصوبہ بندی میں صدر کا خصوصی مشیر تھا۔ اس نے بنگالی مسلمانوں میں مغربی پاکستان سے نفرت اور معاشی میدان میں احساس محرومی پیدا کر کے ان کو علیحدہ ہونے پر مجبور کر دیا جس کی وجہ سے سانحۂ عظیم مشرقی پاکستان کا سقوط ظہور پذیر ہوا۔ اور اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو شرمندگی اٹھانی پڑی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی ظاہری ناکامی سے مرزائی سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس عرصہ میں انہوں نے برطانیہ، امریکہ اور روس کی پشت پناہی اور اسرائیل کے مینہ روپوں سے اپنے آپ کو مضبوط کیا۔ مرزا ناصر نے قادیانیوں کو باور کرایا کہ ہم غلبہ پانے والے ہیں "گھوڑ سوار" "سائیکل سوار" سو سالہ جوبلی فنڈ اسکیمیں زور و شور سے شروع کیں یہاں تک کہ ۱۹۷۴ء میں ملت دشمنی میں وہ آپے سے باہر ہو گئے اور عالم اسلام کے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ "تم (مسلمان) لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر نکلتے ہو اور چیختے چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے۔ ہمیں (قادیانیوں کو۔ ناقل) تو خدا تعالیٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے" (آزاد کشمیر اسمبلی کی ایک قرار داد پر تبصرہ صفحہ ۱۲) ساتھ ساتھ مسلمانان پاکستان کو یہ دھمکی دی کہ "اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔" مرزا ناصر کے اس ملت سوز وطن دشمن اور اشتعال انگیز بیان سے علماء اسلام اور اسلامیان پاکستان میں غصے کی لہر دوڑ گئی۔ مگر انہوں نے صبر کیا تا آنکہ اللہ کے قہر نے ان کو آن دبوچا۔ جس سال (۱۹۷۴ء) کو وہ اپنے لئے غلبے کا سال سمجھ رہے تھے۔ وہی ان کے لئے ذلت عذاب خداوندی کا نمونہ ثابت ہوا۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ کے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت مسلمان طلبہ کو بری طرح زدوکوب کیا۔ چار ہزار کا لشکر جرار چند نہتے طلبہ پر خونخوار بھیڑیے کی طرح حملہ آور تھا۔ طلبہ کو مار کر "احمدیت کا حق ادا کیا جا رہا تھا" ہر طرف سے "پکڑو مارو" کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اس پر مسلمانان پاکستان نے جمع ہو کر زور دار تحریک چلائی وہ کامیاب ہو گئی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے ۱۹۷۴ء کی تحریک کی کامیابی کی اصل وجہ اور بنیاد شہداء ختم نبوت کا وہ خون تھا۔ جو ۱۹۵۳ء کی تاریخ میں بہا تھا۔ ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد مسلمانوں کو یہ توقع تھی۔ کہ قادیانی اپنے بااخلاق اور باضمیر ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کی مذہبی معاشرتی وحدت میں خلل ڈالے کے بغیر خود ہی اس فیصلہ کو قبول کریں گے۔ یا حکومت قانون سازی کر کے ان کو پابند کرے گی۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ قادیانی اپنے خبث

باقی صفحہ ۲۶ پر

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ ثواب کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تُو صدقہ ایسی حالت میں کرے کہ تندرست ہو مال کی حرص دل میں ہو، اپنے فقیر ہو جانے کا ڈر ہو، اپنے مال دار ہونے کی تمنا ہو اور صدقہ کرنے کو اس وقت تک مؤخر نہ کر کہ روح حلق تک پہنچ جائے یعنی مرنے کا وقت قریب آ جائے تو یوں کہے کہ اتنا مال فلاں (مسجد) کا اور اتنا مال فلاں (مدرسہ) کا، حالانکہ اب مال فلاں (وارث) کا ہو گیا۔“

”فلاں (وارث) کا ہو گیا“ کا مطلب یہ ہے کہ وارث کا حق اس میں شامل ہو گیا۔ اسی لیے وصیت صرف ایک تہائی میں ہو سکتی ہے۔ اور مرض موت کے صدقات بھی تہائی میں ہو سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ کا حق مرنے والے کو نہیں ہے۔ اسی واسطے ایک اور حدیث حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ آدمی کہتا ہے۔ میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کا مال صرف تین چیزیں ہیں۔ جو کھا لیا یا پہن لیا یا، اللہ کے خزانہ میں صدقہ کر کے جمع کر دیا، اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والا ہے یعنی یہ شخص اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کر دے وہ اس سے بہتر ہے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے (مشکوٰۃ) اس لیے کہ واقعی مرتے وقت تو وہ گویا دوسرے کے مال میں سے صدقہ کر رہا ہے کہ اب اس کا کیا رہا اس کو تو بہرحال اس مال کو چھوڑ کر جانا ہے۔

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص مرتے وقت صدقہ کرتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص جب خوب پیٹ بھر لے تو بچے ہوئے کھانے کا ہدیہ تحفہ کسی کے پاس لے کر جائے۔ (مشکوٰۃ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مثالوں سے اس پر تنبیہ فرمائی کہ اصل صدقہ کا وقت تندرستی اور صحت کا ہے اپنے نفس سے اصل مقابلہ اسی وقت ہے لیکن ان سب کا مطلب یہ نہیں کہ مرتے وقت کا صدقہ یا وصیت بیکار ہے بہرحال ثواب اس کا بھی ہے، ذخیرۂ آخرت وہ بھی بنتا ہے، البتہ اتنا ثواب نہیں ہوتا جتنا اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے مقابلہ میں صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا ۨ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ (البقرہ۔ ع ۲۲) ”تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت آنے لگے اگر وہ مال چھوڑے تو والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے لیے کچھ وصیت کر جائے جو معروف طریقہ پر ہو جن کو خدا کا خوف ہے ان کے ذمہ یہ ضروری چیز ہے۔“

یہ حکم جو اس آیت شریفہ میں ذکر کیا گیا، ابتداء اسلام کا ہے اس وقت ماں باپ کے لیے بھی وصیت فرض تھی۔ اس کے بعد جب میراث کا حکم نازل ہوا تو والدین اور رشتہ داروں کا حق شریعت نے معیّن کر دیا، ان کے لیے وصیت کا حکم منسوخ ہو گیا، لیکن جن رشتہ داروں کا حق شریعت نے مقرر نہیں کیا۔ ان کے لیے ایک تہائی مال میں وصیت کا حق اب بھی باقی ہے، لیکن میراث کے حکم سے پہلے یہ فرض تھا اب فرض نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کے حکم سے ان کو وصیت منسوخ ہو گئی جو وارث بنتے ہیں، اور جو وارث نہیں بنتے ان کو وصیت منسوخ نہیں ہوئی۔ قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں وصیت اب ان کے لیے رہ گئی جو وارث نہیں ہوتے، خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں (درمنثور)

ایک حدیث میں اللہ جل شانہٗ کا ارشاد آیا ہے، اے آدم کے بیٹے تُو زندگی میں بخیل تھا۔ مرنے کے وقت اسراف کرنے لگا دو برائیاں اکٹھی نہ کر، ایک زندگی (میں بخل) کی، دوسری مرنے کے وقت کی۔ تُو اپنے ایسے رشتہ داروں کو دیکھ جو تیری میراث سے محروم ہیں اور ان کے لیے کچھ وصیت کر جا (کنز)

خود حق تعالیٰ کے پاک کلام میں بھی اس طرف اشارہ گذر چکا ہے۔ کہ صدقہ اس وقت کا افضل ہے جب کہ آدمی

باقی ص ۲۳ پر

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سراپا حسن و جمال فخر موجودات امام الانبیاء رسالت پناہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل اخلاق عالم کا یہی حال تھا جو آج کل پورے عالم میں چھایا ہوا ہے۔ قتل وغارت وظلم وتشدد، بے حیائی وبربریت کا دور دورہ تھا۔ راہزنی، رشوت، چوری وغنڈہ گردی اور دیگر الغرض معاشرتی برائیاں عام پائی جاتی تھیں۔ خواتین کی معاشرے میں کوئی قدر ومنزلت نہ سمجھی جاتی تھی حتیٰ کہ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ خواتین کی عفت وپاکیزگی کو ہر طرح پامال کیا جاتا تھا اسی طرح زندگی کی کئی خزائیں گزر گئیں۔

آخر کار عالم کی اس حالت کو دیکھ کر غیرت ایزدی کو جوش آیا، اور اس منزہ ذات کو بھیجا جو باعث تخلیق کائنات تھی۔ امام الکونین سید الاولین والآخرین امام الرسل سراج الانبیاء رسالت پناہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے بارے میں علماء امت اور محققین کرام کی تحقیقات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے ۹ ربیع الاول تحریر کی ہے۔ لیکن اکثریت نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ ربیع الاول کا چاند مانند آفتاب چمکتا دمکتا ہوا وادی ظلمت کو سرسبز وشاداب بناتا ہوا قیصر وکسریٰ کے محلات کے کنگرے گراتا ہوا کرہ ارض کے مقدس شہر مکہ معظمہ میں حضرت عبداللہ کے گھر خوشیاں لایا۔

محمد کا حسن وجمال اللہ اللہ
نہیں جس کی کوئی مثال اللہ اللہ

امام الرسل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کے متعلق لباس پیغمبر، مومنین کی والدہ محترمہ صدیقہ بنت صدیق مطہرہ، مدبرہ، سیدہ طاہرہ حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اپنی انگلیاں کٹوا ڈالیں۔ حسن یوسفی کو برداشت نہ کر سکیں۔ جنہوں نے میرے آقا کو دیکھا بدر واحد میں گردنیں کٹوا گئے۔ ایک شاعر آقا کے حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے تڑپ کے کہنے لگا۔

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
اس کے منہ پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

جمعہ خاں بھکر

خطیب ایشیاء امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ رات کی تاریکیوں میں موچی دروازہ میں تڑپ گیا۔ زلفیں بکھیر ڈالیں۔ زلفیں بکھیرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب میں آمنہؓ کے لخت جگر کے حسن وجمال کا تذکرہ پڑھتا ہوں۔ آقا کے چہرے کی روشنی پڑھتا ہوں۔ آقا کے زلف کی رعنائی پڑھتا ہوں۔ آقا کے ہاتھ کی نرمی پڑھتا ہوں۔ آقا کے جسم کی خوشبو کا مطالعہ کرتا ہوں۔ آقا کے جسد اقدس کا معائنہ کرتا ہوں۔ تو دل کہتا ہے کہ عطاء اللہ اسی کو معبود بنا لیا جائے۔

جب خطیب ایشیاء امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زبان سے یہ جملہ نکلا تو مجمع پہ سناٹا چھا گیا۔ کہ قاسم نانوتوی کا روحانی بیٹا۔ دیوبند کا روحانی فرزند محمد رسول اللہ کو معبود بنا رہا ہے۔ بخاری بات سمجھانے کا چیمپئن تھا اپنی شیرانہ گرج میں کہتا ہے۔ جہاں تک حسن وجمال کا تعلق ہے۔ تو کرہ ارض پہ اس کا ثانی کوئی نہیں آیا۔ جب میں نے دیکھا کہ عرب کی گرم زمین پر پتھروں پہ سر رکھ کر وہی اعلان کرتا ہے سبحان ربی الاعلیٰ تو میں سمجھ گیا، کہ معبود وہی ہے جس کو یہ مقدس، یہ منزہ ہستی اور عفیفہ ذات فرما رہی ہے۔

تھوک سے طبعی نفرت ہوتی ہے۔ باپ بیٹے کی تھوک سے نفرت کرتا ہے بیٹا باپ کی تھوک سے نفرت کرتا ہے نبوت لعاب دہن اگر کڑوے کنوئیں میں ڈالے تو شیریں بن جائے حضرت علیؓ کی دکھتی ہوئی آنکھوں پہ لگائے تو آنکھیں ٹھیک ہو جائیں حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ نبوت تھوکنا چاہتی ہے تو ابوبکرؓ و عمرؓ ہاتھ لئے کھڑے ہیں۔ طلحہؓ و زبیرؓ ہاتھ لئے کھڑے ہیں۔ کہتے ہیں آقا یہ تو زمین پہ جانے کے قابل نہیں نگل جانے کے قابل ہے۔

نبوتؐ رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئی صرف دو درخت سامنے نظر آئے۔ انگلی کا اشارہ فرمایا۔ دونوں دوڑتے ہوئے سامنے آ گئے۔ نبوتؐ رفع حاجت کے لئے بیٹھ گئی۔ آقا فارغ ہونے کے بعد واپس تشریف لائے۔ صحابہؓ نے دوڑ کر دیکھا تو سوائے خوشبو کے کوئی چیز موجود ہی نہیں تھی۔ نبوت مسجد میں موجود نہیں۔ صحابہؓ تشریف لائے۔ مگر مدینہ کی گلیاں خوشبوئے نبوت سے مہک رہی ہیں۔ کسی سے دریافت نہیں کیا۔ مدینہ کی گلیاں بتا رہی تھیں کہ نبوت ادھر تشریف لے گئی کیسی منزہ شخصیت تھی۔ کیسی منزہ ذات تھی۔ کیسی مطہرہ ذات تھی۔

سرکار دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے اٹھ جانے کے چودہ سو سال بعد ہندوستان کی ملعون وادی قادیان میں رات کی تاریکیوں میں جنم لینے والے مرتد، کافر، لعین ابن لعین، شقی ابن شقی ام خاکی اور غلاظت کے کیڑے غلام احمد قادیانی نے قرآن پاک کی اس آیت ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم

باقی صفحہ ۲۶ پر

شیخ محمد اسحاق اسلام آباد

طلاق کا بگاڑ

خاوند بیوی کے باہمی تعلق کے باضابطہ انقطاع کو طلاق کہتے ہیں۔ فرمان خداوندی ہے۔

عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا۔ میاں بیوی کے درمیان گہرا اور مضبوط بندھن ہوتا ہے۔ جسے لفظ شادی کہتے ہیں۔ یہ عام سی کہاوت ہے کہ رشتے آسمان پر طے ہوتے ہیں میاں بیوی دونوں کی سوچ کی نہج مختلف ہو سکتی ہے۔ مگر ارشاد خداوندی ہے۔

"مرد عورتوں پر قوام ہیں" (سورۃ نساء)

مرد کو عورت پر افضلیت دی گئی ہے۔ مرد کو عقل سلیم کی دولت سے نوازا گیا ہے۔ جب کہ عورت کی سوچ اور عقل کسی حد تک محدود ہے۔ میاں بیوی کے درمیان جو رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اسے نہ تو عورت کچی ڈوری سمجھے اور نہ ہی مرد۔ میاں بیوی کے درمیان تعلقات ہمیشہ خوشگوار نہیں رہ سکتے۔ بگاڑ کے اسباب آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر احسن طریقہ یہ ہے کہ اس گتھی کو سلجھایا جائے نہ کہ الجھایا جائے۔ یہ بجا ہے اور اس سے انکار نہیں کہ طلاق سنت طریقہ ہے مگر اسے ناپسندیدہ فعل بھی قرار دیا گیا ہے۔

طلاق کے بارے میں انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔ جسے خدا نے جوڑا ہے اسے آدمی جدا نہ کرے جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ اس پہلی کے خلاف زنا کرتا ہے اور اگر عورت اپنے خاوند کو چھوڑ دے اور دوسرے سے بیاہ کرے تو وہ زنا کرتی ہے۔ (مرقس ۱۰)

ہندو مذہب میں موت کے بغیر کوئی چیز خاوند اور بیوی کو الگ نہیں کر سکتی۔ مذہب اسلام چونکہ خدا کا پسندیدہ دین ہے۔ لہٰذا اسلام نے انسانی فطرت کا بالکل صحیح اندازہ کر کے یہ حکم دیا کہ جب خاوند بیوی میں ناموافقت لاعلاج حد تک پہنچ جائے اور موافقت پیدا کرنے کی دوسری صورتیں ناکام ہو جائیں تو آخری علاج یہ ہے کہ فریقین بخوشی اور باضابطہ معاہدہ نکاح کو فسخ کر کے ایک دوسرے سے مستقل علیحدگی اختیار کر لیں۔ اس کا اصطلاحی نام طلاق ہے۔

دین اسلام نے طلاق کو صرف ضرورت کے موقع پر بطور علاج اور آخری تدبیر کے جائز قرار دیا ہے۔ مگر جہاں تک ہو سکے طلاق کو پختہ نہ ہونے دیا جائے اور میاں بیوی کے درمیان مصالحت کرائی جائے اور ان کو دوبارہ آباد کرایا جائے میاں بیوی کے درمیان مصالحت کرانا بہترین عمل ہے۔ اور اس کا خدا کے نزدیک بہت اجر ہے کیونکہ انسان کا کام ملانا ہے جدا کرنا نہیں ہے۔ سرور کائنات نے ارشاد فرمایا اللہ کی قانوناً جائز ٹھہرائی ہوئی چیزوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق کا عمل ہے۔

طلاق کی وجوہ

قرآن حکیم میں ارشاد ہے "هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ" عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا۔

اسلام کے نزدیک خاوند اور بیوی کے درمیان نہایت گہرا ربط ہے۔ اس سے بڑھ کر گہرا رشتہ کیا ہو گا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا عورت کا لباس ہے اور مرد عورت کا۔ طلاق حاصل کرنا اور طلاق دینا اسلام کے نزدیک احسن عمل نہیں ہے۔ اور حتی المقدور طلاق کے واقع ہونے کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے دو الگ ذہن رکھنے والے انسانوں کے درمیان اختلافات جنم لے سکتے ہیں مگر ان کا مداوا کرنے کی بجائے طلاق نہیں ملاپ ہے۔

اسلام میں بیوی کو لازم ہے کہ شوہر کی آبرو کی حفاظت کرے۔ دل سے خاوند کی قدر کرے۔ اور مرد کی اطاعت کرے۔ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر نہ آنے دے۔ افضل عورت وہ ہے جس کو مرد دیکھے تو خوش ہو جائے۔ اسی طرح مرد پر لازم ہے کہ عورتوں سے احسن طریقے سے پیش آئیں۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "تم میں بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے بہترین ہیں (سورۃ نساء)

خواہشات اور ضروریات کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔ خواہشات کی تکمیل بے سکونی اور بے اطمینانی کا موجب بنتی ہے جبکہ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا حق خدا نے انسان کو دے رکھا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان اختلافات کا جنم لینا ایک فطری عمل ہے۔ اور ان اختلافات کو ختم کرنا انسان کے بس سے باہر نہیں۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو میاں بیوی کے اختلافات کو ختم کرتے ہیں۔

اخلاقی طہارت

ارشاد نبویؐ ہے۔ "اے جوانو! تم میں سے جو آدمی مہر اور خرچ کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے۔ کیوں کہ اس سے نگاہ پاک رہتی ہے اور اخلاق کی حفاظت ہوتی ہے۔ (مسلم کتاب النکاح)

عورت کی تخلیق اس لئے ہوئی کہ وہ مرد کی شریک حیات ہو کر انسانی مقاصد حاصل کرنے میں معاون ہو۔ اس لئے مرد و عورت کا ازدواجی بندھن عین مشیت الٰہی ہے۔

فرمان خداوندی ہے "اے لوگو! اپنے رب سے تقویٰ رکھو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس جان سے اس کا جوڑ پیدا کیا۔ اور ان دو سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیں" (سورۃ نساء)

یہاں میرا مقصد اور نصب العین یہ نہیں کہ میاں بیوی کے درمیان واقع کرنے کا راستہ اور طریقہ تلاش کیا

باقی صفحہ ۲۶ پر

پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور عشق رسالت

حجاز کے مبارک سفر میں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی جو ایک صحیح صاحب کشف انسان تھے۔ جب انکو میری آزاد اور بے باک طبیعت کا علم ہوا تو شدید اصرار اور تاکید سے حکم دیا کہ چونکہ عنقریب ہندوستان میں ایک فتنہ ظاہر ہونا ہے لہٰذا تم وطن واپس چلے آؤ۔ اگر بالفرض تم خاموش بھی رہو گے تو بھی یہ فتنہ ترقی نہ کر سکے گا اور اس طرح ملک میں آرام رہے گا۔ چنانچہ میں پورے وثوق کے ساتھ حاجی صاحب کے اس کشف کو مرزا قادیانی کے فتنے سے تعبیر کرتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خواب میں مجھے حکم دیا کہ یہ مرزا قادیانی غلط تاویل کی قینچی سے میری احادیث کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تو خاموش ہے

اس کے بعد جو کچھ لکھا گیا ہے وہ عام لوگوں کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس کے فاسد عقائد لوگوں کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں کتاب و سنت ائمہ کرام اور اُمت مرحومہ کے علماء کے صحیح عقائد کی بنیاد پر اس کی حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے (ملفوظات طیبہ ص۱۲۶،۱۲۷)

سیدنا مہر علی شاہ نے اپنے حجرے میں آنکھیں بند کئے بحالت بیداری، دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدسی صفات میں جلوس فرما ہیں۔ حضور علیہ السلام سے چار بالشت کے فاصلے پر پیر صاحب باادب بیٹھے ہیں لیکن مرزا غلام احمد اس جگہ سے دور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ کئے بیٹھا ہے۔ (تحریک ختم نبوت ص۵۰)

حضرت پیر صاحبؒ قبلہ نے سیف چشتیائی میں دجال کی صورت سے متعلق اپنے بچپن کا ایک خواب لکھا ہے کہ وہ مرزا صاحب سے ہو بہو مشابہت رکھتا تھا۔

(تحریک ختم نبوت ص۵۰)

پیر صاحبؒ نے مرزا قادیانی کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء لاہور بادشاہی مسجد مقام مناظرہ طے پایا۔ مگر

مولانا اللہ وسایا صاحب

مرزا قادیانی کو پیر صاحبؒ کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی پیر صاحب کو قدرت نے ایسا رعب اور جلال نصیب کیا تھا کہ مرزا قادیانی ان کا نام سن کر تھر تھر کانپنے لگ جاتا تھا!

انتخاب لاجواب

صحبت کا اثر

"اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے مگر ناقص صحبت سے بچنا چاہیے۔ غیر ضرورت کے واسطے معاذ اللہ نہیں، میل جول بلا ضرورت نہ چاہیے۔ اللہ والوں کی صحبت سے ضرور نفع ہوتا ہے۔ لوگوں کا خیال یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ صاحب ہم فلاں بزرگ کے پاس بیٹھے کچھ حاصل نہ ہوا۔ پہلی دفعہ میں جوش تک نہ ہوا۔ یہ غلطی ہے یہ سمجھئے کہ صحبت کا اصل اثر یہ ہے کہ دنیا کی محبت گھٹ جائے۔ اور اللہ میاں کی محبت بڑھ جائے۔ پھر کبھی نفس کی حالتوں کا غلبہ بھی اس کے ساتھ پایا جاتا ہے:" (حضرت تھانویؒ)

مرسلہ: حافظ محمد عبدالستار واحدی کراچی

قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت قبلۂ عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مرزا صاحب سے مباہلہ کر لیں۔ ایک اندھے اور ایک لنگڑے کے حق میں مرزا صاحب دعا کرتے ہیں۔ دوسرے اندھے اور اپاہج کے حق میں آپ دعا کریں جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں وہ سچا ہے اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ حضرت قبلۂ عالم نے جواب دیا کہ "اگر مُردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجاؤ"۔ یہ جواب پا کر وفد چلا گیا۔ پھر کچھ پتہ نہ چلا کہ مرزا صاحب اور ان کے حواری کہاں ہیں؟

(تحریک ختم نبوت ص۵۱)

جب مرزا صاحب کی تعلّیاں بہت بڑھ گئیں۔ تو حضرت قبلۂ عالم نے اُن کی "ملحدانہ" شوخیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے دو در حال چیلنج کئے۔ ایک یہ کہ کاغذ پر قلم چھوڑ دو۔ سچا قلم خود بخود چلے گا اور تفسیر قرآن لکھ دے گا۔ دوسرا یہ کہ حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ۔ ہم دونوں اُس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا۔ وہ بچ جائے گا۔ جو کاذب ہوگا مر جائے گا۔ مرزا صاحب نے جواب میں اس طرح چُپ سادھی گویا دُنیا سے رُخصت ہو گئے ہیں۔

(تحریک ختم نبوت ص۵۲)

بقیہ: کسب حلال

ساری باتیں کرے اور کسب حلال نہ ہو تو سب بے کار ہے اس غلام کی یہ محنت شاقہ اور وفاداری رائیگاں نہیں گئی بلکہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو اس کے آقا کے پاس آدمی بھیجا اور اس غلام کو ادا کر کے خرید کر آزاد کرا دیا اور اسے وہ باغ بھی بخش دیا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔ ہم ایسوں کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھا کام کرے۔

صحابی رسول حضرت اسود راعی رضی اللہ عنہ کی شہادت

قاضی محمد اسرائیل قاسمی مانسہرہ

جنگ خیبر میں تقریباً بیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین شہید ہوئے تھے۔ انہی شہداء کرام میں ایک حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ ان کا واقعہ یہ ہے کہ ایک حبشی تھے۔ جو خیبر کے کسی یہودی کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ جب یہودی جنگ کی تیاریاں کرنے لگے تو انہوں نے پوچھا کہ آخر تم لوگ کس کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہو۔ یہودیوں نے کہا کہ ہم اس شخص سے جنگ کریں گے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ سن کر ان کے دل میں جناب امام الانبیاء سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا جذبہ پیدا ہوا۔ چنانچہ ایک دن بکریاں چرانے کیلئے قلعے سے باہر نکلے تو سامنے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر فروکش تھا۔ سیدھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپ سے دریافت کیا کہ آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا تو ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے پوچھا کہ اگر میں اسلام لے آؤں تو مجھے کیا ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔ انہوں نے کہا کہ میں سیاہ فام اور بدشکل ہوں۔ اور میرے جسم سے بدبو آتی ہے کیا پھر بھی اسلام لانے سے میں جنت کا مستحق ہو جاؤں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔ انہوں نے کہا کہ میں سیاہ فام اور بدشکل ہوں اور میرے بدن سے بدبو آتی ہے۔ کیا پھر بھی اسلام لانے سے میں جنت کا مستحق ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا ہاں! اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں حسن عطا فرمائیں گے۔ اور تمہارے جسم کی بدبو خوشبو سے تبدیل ہو جائے گی۔ یہ سن کر انہوں نے فوراً کلمہ پڑھا اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر عرض کیا کہ یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں۔ اب میں ان کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ان بکریوں کو قلعہ کی طرف ہانک دو یہ سب خود بخود اپنے مالک کے گھر پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ انہوں نے بکریوں کو قلعہ کی طرف ہانک دیا اور سب اپنے مالک کے گھر پہنچ گئیں۔ خوش نصیب حبشی ہتھیار لے کر مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ جنگ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہداء لائے گئے تو ان میں حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش بھی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ اس شخص نے بہت کم عمل کیا اور بہت زیادہ اجر پا گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی لاش کو خیمہ میں لانے کا حکم دیا اور انہیں دیکھ کر تھوڑی دیر کے لیے منہ پھیر لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اس وقت جنت کی دو حوریں ان کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے کو حسین بنا دیا اور جسم کو خوشبو سے مہکا دیا ہے۔ اس شخص نے ایمان اور جہاد کے سوا کوئی دوسرا عمل خیر نہیں کیا۔ نہ ایک نماز پڑھی نہ ایک روزہ رکھا نہ ہی انہیں حج و زکوٰۃ کا موقع ملا۔ مگر ایمان اور جہاد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا ذکر خیر فرمایا کرتے تھے یہ ایسا جنتی ہے جس نے اللہ کے لیے کوئی نماز نہیں پڑھی لیکن سیدھا جنت میں پہنچ گیا، رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین۔

(مدارج النبوۃ صفحہ ۲۴۳ جلد نمبر ۲ عیون الاثر صفحہ ۱۴۸ ج ۲)

محنت اور کسب حلال کی اہمیت

اسلام نے کسب حلال اور اپنی محنت سے کمانے پر جتنا زور دیا ہے اتنا کسی مذہب میں زور نہیں دیا گیا حدیث شریف میں صاحب رسالت ہادی اعظم رہبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۲ ترجمہ حلال کمائی طلب کرنی مسلمانوں پر فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔ تشریح یعنی اگر پہلا فرض جیسے عقائد و عبادات ہیں تو دوسرا کسب حلال ہے کیونکہ بغیر کمائے نظام معاش انسانی نہیں چل سکتا۔ اور حلال کمائی ہی تقویٰ اور طہارت کی بنیاد ہے۔ شیخ علامہ ابو الفرج ابن الجوزیؒ نے اپنی کتاب صفۃ الصفوۃ میں ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے کہ حضرت نافع جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں گرمیوں کے دنوں میں مدینہ منورہ کے اطراف میں ایک جگہ حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ گیا ساتھ میں کچھ اور لوگ بھی تھے۔ دسترخوان بچھا یا گیا۔ اتنے میں ایک چرواہا گزرا حضرت عبداللہؓ نے اس کو کھانے میں شرکت کے لئے بلایا۔ اس نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اتنی سخت گرمی میں ان گھاٹیوں اور پہاڑیوں بکریوں کے پیچھے پھر رہے ہو اور روزہ سے ہو۔ اس نے عرض کیا۔ اُبَادِرُ اَیَّامِیَ الْخَالِیَۃِ میں نیکی میں ان دنوں سے سبقت کر رہا ہوں جو گزر ہی جائیں گے لیکن اس وقت کو غنیمت سمجھتا ہوں جو گزر رہا ہے کیونکہ پتہ نہیں کتنی مدت اور باقی ہے اور وقت ایسی چیز ہے جو گزر ہی جاتا ہے! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا یہ جواب عجیب لگا

آپ نے فرمایا پھر ایسا کرو کہ ایک بکری ہمارے ہاتھ فروخت کرو ہم اسے ذبح کر کے کچھ گوشت آپ کو دے دیں گے اس پر تم افطار کر لینا اُس نے کہا کہ یہ بکریاں میری نہیں ہیں میرے آقا کی ہیں۔ اور مجھے فروخت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

حضرت ابن عمرؓ نے اس کی یہ دیانت اور عبارت بھی تو اسے حضورؐ آزمانا چاہا فرمایا کہ تم اگر اپنے آقا سے جواب میں یہ کہو گے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا تھا تو وہ کیا کہے گا؟ اس نے یہ بات سنی اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا فَاَیْنَ اللّٰہ پھر خدا کہاں ہے؟ اور چلا گیا حضرت ابن عمرؓ پر اس جواب کا بہت اثر ہوا اور

مفتی محمد نعیم مانسہرہ

بار بار دہراتے رہے قال الراعی فاین اللّٰہ چرواہا کہتا ہے پھر خدا کہاں ہے؟ اس واقعہ سے ایک غلام کی دیانتداری محنت اور کسب حلال کا حال ہمارے سامنے آیا معلوم ہوا کہ اگر انسان

باقی ص ۱۳ پر

قادیانیوں کو ہٹایا جائے

سائل ایک صاحب ـ کراچی

س۔ کیا پارٹیاں بنانا اسلام میں منع ہیں اگر ایسا ہے تو پھر لوگ اپنے حقوق کس طرح حاصل کریں جس ادارہ میں بھی جائیں خصوصاً افسران قادیانی بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کی آڑ میں عیسائی اور دیگر غیر اقوام کے لوگ بھی آجاتے ہیں اس کی روک تھام کا کیا حل ہے۔ یہ بھی بتا دیجئے کہ قادیانیوں کو بڑی بڑی پوسٹوں سے ہٹانے کا کیا طریقہ ہے۔ فوج میں بھی ہیں

(ج) کسی خاص طبقہ کے حقوق کا سوال ہو تو حقوق کا مطالبہ جائز ہے۔ لیکن پارٹیوں سے اُمت میں تفریق پیدا کرنا جائز نہیں۔ قادیانیوں کو ہٹانے کی تدبیر یہ ہے کہ ان کے نام مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھیجے جائیں۔ اور اس کے ذریعہ مؤثر مطالبہ کیا جائے۔

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

امّتِ دعوت اور امتِ اجابت

سائل، ندیم احمد کورنگی

س: کیا مسلمانوں کے علاوہ دنیا کی دوسری اقوام بھی امت رسول میں شامل ہیں اور اگر ہیں تو کس بنا پر؟ نہایت تفصیل سے جواب دیں۔

ج: امّت کی دو قسمیں ہیں۔ امتِ دعوت اور امتِ اجابت۔ کافر و غیر مسلم امتِ دعوت میں تو داخل ہیں مگر امتِ اجابت صرف مسلمان ہیں۔ امت دعوت کہتے ہیں ان لوگوں کو جن کی طرف کسی نبی کو بھیجا جاتا تھا۔ اور امت اجابت وہ حضرت ہیں جو اس نبی کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں۔

س: سور چونکہ مسلمانوں کے لئے ایک حرام جانور ہے سنا ہے کہ سور کا نام لینے سے مسلمان کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے۔

ج: سور کا نام لینے سے زبان ناپاک نہیں ہوتی۔

س: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کی روح ۴۰ دن تک زمین پر رہتی ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ روح مرنے کے بعد "جہان برزخ" میں چلی جاتی ہے۔

ج: قرآن کریم میں ہے کہ اہل ایمان کی روح علیین میں اور کافروں کی سجین میں ہوتی ہے۔

ظنّی اور قطعی میں کیا فرق ہے؟

سائل عبد الحمید لدھیانوی جھنگ۔

س: ظنی اور قطعی سے کیا مراد ہے۔

ج: جو حکم قرآن کریم کے صریح الفاظ سے ثابت ہو۔ یا حدیث متواتر و مشہور سے یا اجماع امت سے وہ قطعی کہلاتا ہے اور جو ایسا نہ ہو وہ ظنی۔

س: اخلاص اور استخلاص میں کیا فرق ہے؟ اور احتساب سے کیا مراد ہے۔

ج: اخلاص کے معنی عبادت کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنا۔ استخلاص کے کئی معنی ہیں۔ عام طور پر اس کے معنی چھڑانے کے آتے ہیں۔ اور احتساب کے معنی ہیں اپنا جائزہ لینا۔ اپنے نفس سے حساب لینا۔

س: حدیث میں ہے کہ لوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا اس سے مقصود کیا ہے۔

ج: اس کے معنی یہ ہیں کہ ان میں نبوت کی صلاحیت تھی مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ آپ کے بعد کسی کی نبوت مقدر نہ تھی اس لئے صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی حیات بھی مقدر نہ ہوئی۔ اگر آپ کے بعد نبوت ہوتی تو صاحبزادہ کی حیات بھی مقدر ہوتی۔ اور وہ نبی بھی ہوتے۔ واللہ اعلم

مضامین بہت اچھے ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ

آپ کے رسالے ہمیں مل رہے ہیں اس کے تمام مضامین بہت اچھے ہیں خصوصاً جو مضامین ۱۹۵۳ء کے واقعات کے بارہ میں شائع کئے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کا ایمان تازہ ہوتا ہے

(رحیم شاہ صدر انجمن کاغذان شبقدر)

ختم نبوت ڈاک

شورش کی روح کو تکلیف پہنچائی گئی

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ
ختم نبوت کے مجاہد سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے رفیق جناب شورش کاشمیری کی برسی میں جو ۲۴ نومبر کو لاہور میں منعقد کی گئی تھی اس میں حنیف رامے جیسے کٹر قادیانی نواز کو مدعو کرنا مرحوم کی روح کو تکلیف پہنچانے کے مترادف تھا یاد رہے کہ حنیف رامے جب گذشتہ سال امریکہ سے واپس آئے تھے تو انہوں نے کتاب پنجاب کا مقدمہ لکھا تھا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ پنجاب نے تین بڑے ، سپوت ، پیرو پیدا کئے ہیں جن کے نام یہ ہیں پورس ، رنجیت سنگھ ، اور مرزا غلام احمد قادیانی ۔ انہوں نے ان سامعین کو خراج تحسین پیش کیا ۔ جنہوں نے مسٹر رامے کی پگڑی کو اتاری اور ایسے ناپاک اور غلیظ قسم کے انسان کو ایک مجاہد اعظم کی برسی میں منافقت کرنے کا موقعہ نہیں دیا ۔

عطاء المحسن ، حیدر آباد

ٹائٹل بہت پسند آیا

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ
جناب محمد حنیف ندیم کے مضامین بہت خوب ہیں جن میں مرزا لعین شقی کی خوب مذمت کی گئی ہے آج شمارہ ۲۳ ملا ٹائٹل بہت پسند آیا دیکھتے ہی فریم کرالیا اور دوست بھی کرا رہے ہیں ۔ آئندہ پرچے ۲۰ کی بجائے ۸۵ بھیجے جائیں ۔

خواجہ محمد زاہد ، ڈیرہ اسماعیل خان

ختم نبوت ایک خوبصورت رسالہ

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ " ختم نبوت " کراچی ۔ السلام علیکم ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو بار آور کرے اور مخلصانہ خدمت دین کو قبول فرمائے اور آپ کو اپنے رفقاء کار کے ساتھ اجر عظیم سے نوازے ۔ رسالہ "ختم نبوت" خوبصورت کاغذ پر شائع کرنا قابل تحسین قدم ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید خوبصورت بنانے کی توفیق عطا فرمائے رسالہ ہذا میں اثبات ختم نبوت پر سلسلہ وار مضمون ایک خوش کن عمل ہے مضمون پڑھ کر یہ باور ہوتا ہے کہ واقعتاً" نبوت کسبی نہیں بلکہ وہبی ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے ۔ اس میں انسانی اختیار کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا ۔

(فرحت اللہ کراچی)

رسالہ ایٹم بم ہے !

جناب مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نائب مدیر :
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہفت روزہ "ختم نبوت" باقاعدگی سے سکنہ روڈو تھل ضلع خوشاب میرے پاس پہنچ رہا ہے رسالہ کا ٹائٹل لکھائی وغیرہ بہت پسند آئی اور رسالہ میں سب خبریں بہت پسند آئیں ، حافظ محمد حنیف ندیم کا جو تبصرہ اخبار قسط وار شائع ہوا بہت اچھا تھا ۔ میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں باقی میں جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت پر لعنت بھیجتا ہوں اور میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ قادیانیوں کی غنڈہ گردی پر فوری پابندی لگائی جائے ۔

کیونکہ کبھی قادیانی مردان میں مولانا یونس پر قاتلانہ حملہ کرتے ہیں کبھی خوشاب قاری سعید احمد پر قاتلانہ حملہ کرتے ہیں ہم ان حملوں کی مذمت کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں ان قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے اور مولانا اسلم قریشی کے اغوا کا معمہ جلدی حل کیا جائے اور قاتل مرزا طاہر کو فوری گرفتار کیا جائے ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔

(رانا جیب اللہ آف روڈو تھل ضلع خوشاب)

”ختم نبوت“ واقعی قادیانوں کی موت ہے

جناب ایڈیٹر صاحب ، السلام علیکم ، ہفت روزہ ختم نبوۃ باقاعدگی سے مل رہا ہے پڑھ کر دل کو تسلی ہوتی ہے اس کی لکھائی اور ٹائیٹل بہت پسند آیا اور یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے موت کا پیغام ہے اور ختم نبوت کے مجاہدین قادیانیوں کا خاتمہ کر کے رہیں گے ۔ جھوٹا نبی مرزا غلام احمد قادیانی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں ان کے ماننے والوں پر بھی ہماری لعنت ہے ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العزت ختم نبوۃ کو ترقی عطا فرمائے اور ختم نبوۃ میں جو کام کرنے والے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے اور مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

حافظ نسیم احمد رانا نثار احمد سکنہ روڈو تھل ضلع خوشاب

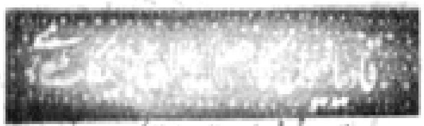

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
میں آپ کے ہفت روزہ ختم نبوت کا پکا گاہک ہوں ہمارے سرگودھا میں ظفر بک ڈپو اور ڈاکٹر غفور یہ دونوں شہر میں کافی عرصہ سے مقیم ہیں ڈاکٹر غفور کا کلینک بھی ہے یہ دونوں قادیانیوں کے تنظیم کے سرغنے ہیں ۔ میں اہلیان سرگودھا سے خاص طور سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان اداروں

سے یعنی دین بالکل بند کردیں اور عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیں کیونکہ جو بھی ان کا نفع ہوتا ہے اُس کا دس فیصد حصہ یہ ربوہ میں جمع کرواتے ہیں

محمد اقبال عاصم سرگودھا۔

رسالہ اپنی مثال آپ ہے

جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم،

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ انشاء اللہ کوشش کرتے ہیں کہ اس مبارک رسالہ کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں دُعا کریں کہ اس کوشش میں کامیاب رہیں رسالہ کو اس قدر خوبصورت بنانے پر ہماری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں آج دنیا میں قادیانیت اور اس کے حامیوں کا کامیاب تعاقب اور مقابلہ کرنے میں یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔

حافظ عتیق احمد رانا محمد رفیق ظہور اللہ

رانا کلاتھ ہاؤس روڈہ ضلع خوشاب

حضرت انس بن مالکؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ انہوں نے ایک دن پوچھا۔ اللہ کے نبی! قیامت کے دن میں جنابؐ کو کہاں ڈھونڈوں گا؟ فرمایا انس! مجھے پہلے پل صراط پر دیکھنا۔ عرض کی۔ حضورؐ! آپؐ وہاں کیا کریں گے؟ فرمایا میں اپنی اُمّت کو جہنم میں گرنے سے بچاؤں گا۔ جس نے میرا کلمہ پڑھا ہوگا اس کو میں بچاؤں گا۔ عرض کی۔ "حضورؐ! اگر وہاں نہ ملے؟ فرمایا پھر دیکھنا میزانِ عمل کے پاس آنا۔ جہاں میری اُمّت کے عمل تولے جائیں گے۔ وہاں میں اپنی اُمّت کے اعمال کو پُورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ عرض کی۔ "حضورؐ! اگر وہاں بھی نہ ملے تو؟ فرمایا پھر حوضِ کوثر پہ آنا۔ حوضِ کوثر جہاں میں اپنے ہاتھوں سے کلمہ پڑھنے والوں کو حوضِ کوثر کا پانی پیالے بھر بھر کر دوں گا۔

ملاحظہ فرمادیں خادموں کو کیا فکر رہتی تھی کسی صحابیؓ نے امام الانبیاءؐ سے مادیت کا سوال نہیں کیا وہ جانتے تھے یہ مادیت کیا بلا ہے؟ مسلمانو! دنیا کے دھندے جھمیلے یہیں اس دنیا میں رہ جائیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پل صراط پر، میزانِ عمل کے پاس اور حوضِ کوثر پر ملاقات کرنی ہے تو ختم نبوت کے لئے کام کریں۔ آپ ختم نبوت کے لئے جانی مالی قربانی دیں۔ نبوت کے ڈاکوؤں کے خلاف جہاد کریں۔ (محمد اقبال حیدر آباد)

مارچ ۱۹۸۹ء میں فتح اسلام کانفرنس

محترمی ایڈیٹر صاحب سلام مسنون۔ یہاں ہمارے شہر ریلوالہ میں ہفت روزہ کی ایجنسی قائم ہو چکی ہے علاوہ ازیں ایک ہفتہ چکر لگایا رسالے کی تعداد کافی بڑھ گئی چار ایجنسیاں مزید بن گئیں الحمد للہ! پرچہ ہر طبقہ خیال کے حضرات پسند کرتے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ مارچ ۱۹۸۹ء میں صدیق آباد ریلوالہ میں فتح اسلام کانفرنس دھوم دھام سے منائی جائے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر دین احمد ضلع بھکر)

شیزان سے نجات ملی

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ میں نے اور میرے بڑے بھائی نے شمارہ ۱۹ کا مطالعہ کیا۔ اس رسالے کی جتنی بھی تعریف کی جائے تو کم ہے۔ آپ نے یہ بہت اچھا کیا کہ جو شیزان مشروب ساز فیکٹری ہے یہ قادیانیوں کی ہے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس نجاست سے نجات ملی اور مجھے اور میرے بڑے بھائی کو کبھی یاد نہیں کہ ہم نے شیزان بوتل کے علاوہ کوئی اور بوتل پی ہو لیکن ہم نے اب توبہ کرلی ہے، میرے بڑے بھائی ڈرائیور ہیں اپنا مزدا ٹرک چلاتے ہیں انہوں نے تمام اخباریں وغیرہ چھوڑ دیں ہیں جہاں کہیں بھی وقت ملتا ہے تو رسالہ کا مطالعہ کرتے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس مشن کو کامیاب کرے آمین

محمد اشرف سعید، لاہور

ایک قادیانی پر غلاظت کی بارش

راقم الحروف سے ایک بار ایک "قادیانی" "اسلام اور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور غداری پر مبنی "قادیانی مذہب" کی حمایت میں بحث و مباحثہ کرنے لگا۔ ہماری گفتگو سن کر اور دیگر حضرات بھی آگئے، شام کا وقت تھا ہم لوگ اس وقت ایک درخت کے نیچے کھڑے مصروفِ گفتگو تھے۔ درخت پر پرندے بیٹھے چہچہا رہے تھے جب مذکورہ قادیانی قادیانی مذہب کا وکیل صفائی بنا اس کے حق میں دلائل دے رہا تھا تو اچانک ہی درخت پر بیٹھے ہوئے کسی پرندے کا پاخانہ اس کے منہ پر آگرا جس سے وہ قادیانی حواس باختہ ہوگیا پھر وہ سنبھلا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اپنا منہ اس غلاظت سے صاف کیا اور پھر دوبارہ اپنے اس فعلِ خبیثہ یعنی قادیانیت کی حمایت میں بکواس کرنے لگا، ابھی اس کی گفتگو شروع ہی ہوئی تھی کہ دوبارہ اس کے سر پہ درخت پر بیٹھے کسی پرندے نے اپنی غلاظت بکھیر دی۔ مذکورہ قادیانی نے اس بار بھی اپنے ہاتھ سے اپنا غلاظت میں لتھڑا سر صاف کیا اور پھر سے بارہ سنگے کی طرح قادیانیت کی حمایت میں بھونکنے لگا۔ ابھی اسے شروع ہوئے دیر بھی نہ ہوئی تھی کہ تیسری بار پھر کسی پرندے نے اس پر پاخانہ کر دیا۔ گویا قدرتِ خداوندی قادیانیت سے اپنی بیزاری و نفرت ظاہر کر رہی تھی جملہ حاضرینِ مجلس نے اس بات کو خصوصی طور پر نوٹ کیا۔ ہنسے اور پھر دہشت زدہ ہوگئے سب پہ اس بات کا بہت اثر ہوا۔ میں نے اس قادیانی کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور اسے کہا کہ "دیکھو جھوٹ بولنے کے جرم میں اللہ تعالیٰ آسمان سے تم پر غلاظت کی بارش برسا رہا ہے اب بھی سنبھلو اور اس واقعہ سے عبرت پکڑو" یہ سن کر وہ قادیانی سخت لاجواب اور شرمندہ ہوا اور وہاں سے دُم دبا کر بھاگا

عبدالناصر خان شاہراہ فیصل کراچی پاکستان

قادیانی تحریک اور اس کا پس منظر

صاحبزادہ طارق محمود مدیر لولاک۔ فیصل آباد

قادیانی تحریک: قادیانی تحریک اور قادیانی مذہب کے بارے میں آج تک ہمارے پڑھے لکھے طبقے میں عموماً یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ (?) ہے لیکن اگر قادیانی جماعت کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مذہب کے لبادے میں یہ ایک خالصتاً سیاسی جماعت، سیاسی تنظیم، سیاسی گروہ اور سیاسی جتھہ ہے جس نے عوام الناس کو اپنے پوشیدہ سیاسی عزائم سے بے خبر رکھنے کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اگر مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کی جماعت مذہب کی آڑ نہ لیتی تو آج اس تحریک کا نام نشان تک نہ ہوتا۔ قادیانی جماعت انگریزی استعمار کی ضرورت اور ایجاد تھی۔ بلاشبہ قادیانیت کا خمیر انگریزی سامراج نے تیار کیا تھا تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکال کر برطانوی اقتدار کو استحکام بخشا جاسکے۔

انگریزی قدم: قادیانیت کا سیاسی تجزیہ کرنے کے لئے ہمیں تاریخ کے جھروکوں سے دیکھنا پڑے گا بہادر شاہ ظفر آخری تاجدار ہندوستان میں مسلمانوں کی عظمت اور وجاہت کے باب کا فقرہ آخر تھے۔ وہی بہادر شاہ ظفر جنہوں نے کہا تھا

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے گرفتار کرکے قید تنہائی میں ڈال دیا ایک روز کھانے والے طشت میں اس کے بیٹوں کے سر کاٹ کر کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے یہ طشت بہادر شاہ ظفر کے سامنے لاکر رکھ دیا گیا بہادر شاہ ظفر نے پردہ جو سرکایا تو اس میں اس کے شہزادوں کے سر پڑے تھے۔ بہادر شاہ ظفر صرف نام کا ہی بہادر نہ تھا۔ بے بسی اور جلاوطنی کے عالم میں اس نے کمال صبر و استقامت کا ثبوت دیا اور ایک تاریخی فقرہ کہا: "مجھے فخر ہے کہ تم نے اپنے جلیل القدر آباء کے سامنے مجھے رسوا نہ کیا"

تیموری شہزادے اپنے بزرگوں کے سامنے اسی طرح سرخرو ہوکر پیش ہوا کرتے تھے۔ بالآخر ۱۸۵۷ء میں سلطنت مغلیہ کا ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہوگیا۔

ٹیپو سلطان: قبل ازیں انگریزوں کے خلاف ٹیپو سلطان نے عدیم المثال شجاعت کا مظاہرہ کیا حقیقت تو یہ ہے کہ ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد انگریزوں کے اقتدار کے لئے غلامی کی راہیں ہموار ہوگئیں۔ سرنگا پٹم ہماری عظمتوں کا گہوارہ بن گیا لیکن مسلمانوں کو ہمیشہ ذلت رسوائی اور شکست اپنوں کی غداری کی بنا پر اٹھانا پڑی سرنگا پٹم کے میدان کارزار سے جب عظیم ٹیپو کی لاش برآمد ہوئی تو انگریز کمانڈر نے فرط مسرت میں بے ساختہ یہ نعرہ لگایا کہ "آج سے ہندوستان ہمارا ہے"۔ برصغیر پاک و ہند میں رزمگاہ شہادت پر ابھرنے والی ایک شخصیت سید احمد شہید بریلوی اور ان کے جانثاروں کی جماعت تھی جنہوں نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے اندر جہاد کی روح کو بیدار کیا انہوں نے اس کا عملی مظاہرہ کرتے بالاکوٹ کی زمین کو اپنے لہو سے گلنار کر دیا۔

شہادت کی لگن: بعد ازاں برصغیر کے علماء نے قرآن کی اساس پر مسلمانوں میں ایک ایسی روح پھونک دی کہ جہاد کا جذبہ ان کی شریانوں میں خون کے ساتھ گردش کرتا رہا خود علماء کے کردار نے انگریز سامراج کو پریشان کرکے رکھ دیا۔ انگریز سامراج نے جذبہ جہاد سے سرشار حریت پسندوں اور آزادی کے متوالوں کے ساتھ اس قدر سفاکانہ اور ظالمانہ برتاؤ کیا کہ انسانیت بھی کانپ اٹھی۔ ہزاروں سلام ان شمع آزادی کے پروانوں پر جنہوں نے موت کو دیوانہ وار سینوں سے لگایا علماء کو پھانسیوں پر لٹکایا گیا۔ توپوں کے دہانوں پر باندھ کر بارود سے اڑا دیا گیا۔ علماء کی بنیادوں میں چنا گیا۔ چربی بھٹیوں میں ڈالا گیا تیل کے کڑاہوں میں پھینکا گیا۔ درختوں سے الٹا لٹکا کر ان کے نیچے آگ کا الاؤ روشن کیا گیا اور اس طرح انگریزی سامراج کے ناخدا علماء حق کی چربی پگھلنے کا تماشہ دیکھتے رہے۔ انہیں کالا پانی بھیجا گیا یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ انگریز سپرنٹنڈنٹ جیلوں نے سرکار کو لکھا کہ حیرت کی انتہا یہ ہے کہ جن علماء کو پھانسی کی سزائیں سنائی جاتی ہیں شہادت کی لگن میں ان کا وزن خوشی سے بڑھ جاتا ہے اور وہ دیوانہ وار بے تابی کے ساتھ موت کے دن کا انتظار کرتے ہیں۔ چنانچہ برطانوی حکومت نے حریت پسندوں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا۔

صیاد نے تیرے اسیروں کو آخر یہ کہہ کر چھوڑ دیا
یہ لوگ قفس میں رہ کر بھی گلشن کا نظارہ کرتے ہیں

دستاویزی ثبوت: حریت پسندوں کے ایسے واقعات دیکھ کر برطانوی سامراج جہاد کی روح سے لرزاں ہوگیا۔ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے میں ناکام ہوا۔ ڈاکٹر ہنٹر نے (OUR IND-IAN MUSLIMS) میں کہا ہے کہ جب تک مسلمانوں میں

> ٹیپو سلطان کی لاش دیکھ کر انگریز کمانڈر نے کہا تھا۔
> آج سے ہندوستان ہمارا ہے

جذبہ جہاد کی روح باقی ہے اس وقت برطانوی حکومت مستحکم نہیں ہوسکتی۔ انگلستان گورنمنٹ نے بعد ازاں برٹش پارلیمنٹ کے ممبروں، انگلستان کے اخبارات کے ایڈیٹروں اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد ہندوستان بھیجا تاکہ اس بات کا کھوج لگایا جاسکے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو کس

طرح رام کیا جا سکتا ہے اور ہندوستانی عوام اور مسلمانوں میں وفاداری کیونکر پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس وفد نے THE ARRIVAL OF THE BRITISH EMPIRE IN INDIA ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی آمد کے عنوان سے دو رپورٹیں لکھیں۔ انہوں نے لکھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں اور پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے اگر کوئی ایسا آدمی مل جائے جو الہامی سند پیش کرے تو ایسے شخص کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر اس سے برطانوی مفادات کے لئے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں انگلستانی وفد کی رپورٹ

REPORT OF MISSIONARY FATHERS

"Majority of the population of the country blindly follow their 'Peers', their spiritual leaders. If at this stage we succeed in finding out some who would be ready to declare himself a Zilli Nabi (apostolic prophet) then the large number of people shall rally round him. But for this purpose it is very difficult to persuade some one from the Muslim masses. If this problem is solved, the prophethood of such a person can flourish under the patronage of the Government. We have already overpowered the native governments mainly pursuing a policy of seeking help from the traitors. That was a different stage, for at that time the traitors were from the military point of view. But now when we have sway over every nook of the country and there is peace and order every where we ought to undertake measures which might create internal unrest among the country."

(Extract from the printed Report, India Office Library, London)

پنجاب کے گورنر نے اس کام کی ڈیوٹی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ذمہ لگائی چنانچہ نبی کی تلاش کا کام شروع ہوا۔ آخر قرعہ فال مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نکلا جو ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ہر لحاظ سے انگریز حکومت کی خدمت کے لئے موزوں تھا کیونکہ اس کا خاندان پہلے ہی سے برطانوی سامراج کی خدمت کرتا چلا آ رہا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے والد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی مدد کے لئے ۵۰ گھوڑے معہ سواروں کے بھیجے تھے۔ مرزا کا بڑا بھائی غلام قادر مشہور سفاک جنرل نکلسن کی فوج میں شامل تھا اور اس نے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے تھے مسٹر غلام احمد قادیانی برطانیہ کے اقتدار کو دوام اور استحکام بخشنے کے لئے جو کارہائے سرانجام دیئے وہ حقائق کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں قادیانی بھی ان سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ مرزا صاحب کی اپنی تحریریں موجود ہیں کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں فی الحقیقت مرزا صاحب انگریز کی یادگار تھے اور استعماری ضرورت تھے مرزا غلام احمد قادیانی بعد ازاں استعفےٰ دے کر قادیان آ گئے۔

بلی تھیلے سے باہر آ گئی: مرزا صاحب نے اپنے مرشد کے مشن کی تکمیل کے لئے وسیع پیمانے پر عیسائی پادریوں سے مناظرے کئے جب سرکار نے پوچھا تو انہیں بتایا کہ میں یہ سب کچھ اپنے مشن اور مقصد کی تکمیل کی خاطر کر رہا ہوں

آزادی کے متوالوں کا جذبہ شہادت
دیکھ کر انگریز نے سزائے موت کو
عمر قید میں تبدیل کر دیا۔

کیونکہ مسلمانوں کا اعتماد مجھے تب ہی حاصل ہو گا جب کہ میں حکومت سرکار کے خلاف مناظرے کروں مرزا صاحب نے پہلے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا پھر مجدد ہونے کا روپ دھارا اور پھر مہدی ہونے کا ڈھونگ رچایا بعد ازاں مسیح موعود ہونے کی خبر دی۔ مختلف دعاوی کے بعد آنجہانی مرزا نے ظلی و بروزی نبی اصطلاحات ایجاد کیں یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں نبوت کا اعلان کر دیا انہوں نے انگریزی سلطنت کے استحکام واطاعت کی بنیاد ہی اپنے الہام پر رکھی اور ربانی و الہامی سند کے مترادف پر جہاد کو منسوخ کر ڈالا جو مسلمانوں کے مذہب کی اساس تھی۔ مرزا صاحب نے جذبہ جہاد کو پروان چڑھانے والوں کو حرامی، قزاق اور چور ٹھگ کے القابات دیئے بلاشبہ یہ اسی نبی کی زبان تھی جو انگریزی سامراج کے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے کھڑا کیا گیا تھا جس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی تاریخ اپنے لہو سے رقم کرنے والوں کے خلاف سخت بدزبانی کا مظاہرہ کیا۔ شروع میں عرض کر چکا ہوں کہ آج بھی پڑھے لکھے لوگ قادیانیوں کو اسلام کا فرقہ تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ موجود ہے کہ میں ویسا ہی نبی ہوں جیسے موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام نبی تھے۔ منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد مرزا قادیانی کے پیروکار کیونکر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو سکتے ہیں! ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، ہم نے تو نبی دیکھا ہی نہیں مرزا صاحب کی تصویر ضرور دیکھی ہے دل گواہی دیتا ہے کہ نبی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو یہاں تک کہتے ہیں باک محسوس نہیں کرتا کہ خدا نے میرے ساتھ وہی کام کیا۔ جو عورت کے ساتھ اس کا شوہر کرتا ہے (نعوذ باللہ) ہم قادیانیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے جھوٹے مذہب کے جھوٹے بانی کی کتابیں پڑھیں اور پھر خود ہی فیصلہ کریں کہ آیا مرزا صاحب شریف انسان بھی تھے مرزا صاحب نے ایسے ایسے متضاد اور باطل دعوے کئے ہیں کہ انسانی عقل ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتی مختصر یہ مرزا نے یہ سارا ڈرامہ تنسیخ جہاد کے لئے کیا تھا مرزا صاحب نے تنسیخ جہاد اور انگریزوں کی وفاداری کے سلسلے میں ۵۰ ہزار کے قریب رسائل اشتہارات چھپوا کر اندرون اور بیرون ملک بھیجے۔ تاج برطانیہ کی خوشامد اور کاسہ لیسی کے ضمن میں مرزا صاحب کی عام کاوشیں آج ریکارڈ میں جو ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ بقول مرزا صاحب کے میرے پانچ اصول ہیں ان میں سے دو حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ ہیں۔ مرزا صاحب کے فرزند بشیر احمد نے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کہا: "بعض احمق سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے لئے جہاد کرنا درست ہے

مرزا قادیانی
ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی دریافت تھا

کہ نہیں؟ یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے اس کا شکریہ ادا کرنا فرض اور واجب ہے محسن کی بدخواہی ایک بدکار اور حرامی کا کام ہے (الفضل جلد نمبر ۲ - ۱۲ دسمبر ۱۹۲۹ء)

ایمانی و روحانی معرکے: فرعون کے ہر اقتدار موسیٰ علیہ السلام کا بھی اہتمام کرتا ہے مرزا صاحب کو علماء کرام نے اور مشائخ نے للکارا اس سلسلے میں بے شمار ہستیوں کے نام آکاش زمین پر ابھر رہے ہیں لیکن دینی اور روحانی احتساب کے معرکے سیدنا پیر مہر علی شاہ نے سر کئے

ہیں ان کا جواب نہیں۔ حضرت پیر صاحب ۱۸۹۰ء میں مستقل قیام کی غرض سے دربار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ لیکن حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کشف کی بناء پر آپ سے کہا کہ ہندوستان میں بہت بڑا فتنہ ظاہر

مرزا محمود نے ۱۹۲۲ء میں کہا تھا
کہ فلسطینی خطہ کے مالک یہودی ہو جائینگے

ہونے والا ہے۔ اس کا سدباب آپ کی ذات سے متعلق ہے۔ آپ وہاں خاموش بھی بیٹھے رہے تو ملک کے علماء اور عامۃ المسلمین اس فتنہ سے محفوظ رہیں گے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے قادیانیت پر کاری ضرب لگائی یہاں تک کہ مرزا صاحب لاہور کے مشہور تحریری مناظرے میں پشت دکھا گئے۔ آخر مرزا صاحب کے دو شتو نگڑے حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مرزا سے مباہلہ کر لیں ایک لنگڑے اور اندھے کے حق میں مرزا کرتے ہیں اور دوسرے کے حق میں آپ دعا کریں جس کی دعا سے لنگڑا اور اندھا ٹھیک ہو جائے وہ سچا۔ حضرت پیر صاحب نے فرمایا جاؤ مرزا سے کہو اگر اس مسئلہ میں مردے بھی زندہ کروانے ہیں تو آ جاؤ۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے مرزا صاحب کو دو روحانی چیلنج کئے ایک یہ کہ میں بھی کاغذ پر قلم رکھتا ہوں مرزا بھی کاغذ پر قلم رکھے سچا وہ جس کا قلم خود بخود تفسیر قرآن لکھے۔ دوسرا چیلنج فرمایا مرزا صاحب آؤ دونوں بادشاہی مسجد کے مینار سے چھلانگ لگاتے ہیں جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا اور کاذب ہو گا وہ مر جائے گا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کے چیلنج سن کر مرزا صاحب نے چپ سادھ لی جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔ مرزا کے فرزند مرزا البشیر نے اپنے آنجہانی باپ کے مشن کو شدومد سے آگے بڑھایا افریقہ میں قادیانی مشن قائم کئے۔ عرب ممالک میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے تحت اپنے خاص آدمی بھجوائے اسلامی ممالک کی جاسوسی کے لئے لندن میں قادیانی جماعت کا دفتر قائم کیا سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بیٹے نے برطانوی استعمار کے مخصوص مفادات کے تحفظ کے لئے چھوڑے ہوئے باپ کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ مرزا البشیر نے مصطفٰے کمال کو قتل کرنے کے لئے ایک معتمد خاص نوجوان مصطفٰے صغیر کا انتخاب کیا حسن اتفاق کہ ایک بڑے مصطفٰے کو قتل کرنے کے لئے ایک چھوٹے مصطفٰے کو مور کیا گیا جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے مصطفٰے صغیر اقدام قتل سے قبل ہی پکڑا گیا اور اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ قادیانی تحریک نے برطانوی سامراج کے ہاتھ پاؤں مضبوط کرنے کے لئے جو کچھ کیا اس کی بڑی طویل داستان ہے کہ کس طرح قادیانی اسلامی و عرب ممالک کی جاسوسی کرتے رہے اور فلسطین کو قادیانی کارندوں کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا اور وہاں برطانیہ کی جاسوسی کے محکمہ کا ایک افسر اعلیٰ ایک یہودی کو گورنر بنایا گیا ۱۹۲۲ء میں مرزا البشیر فلسطین گیا

باقی ص ۲۶ پر

مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی
میں حصہ لینے والوں کو حرامی، چور،
اور قزاق تک کہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا (القرآن) — اور قرآن کریم ٹھہر ٹھہر (تجوید) کر پڑھیے۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ ۝ مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ فَهُوَ آثِمٌ (جزری)

(ترجمہ) اور تجوید (قرأت) کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے جو شخص قرآن مجید کو تجوید سے نہیں پڑھے گا وہ گنہگار ہے۔

اے خدا ایں جامعہ قائم بدار — فیض او جاری بود لیل و نہار

فن تجوید و قراءت کی مرکزی درسگاہ

جامعہ دار التجوید

ائمہ حضرات، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے خوشخبری

زیر سرپرستی: شیخ المشائخ امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا ابو الخلیل خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی۔

مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے کہ علم تجوید و قرأت سے وہ حفاظ کرام بہرہ ور ہوں جو مساجد کے خادم، موذن، آئمہ حضرات ہیں، شوق رکھنے کے باوجود وقت نہ ملنے کی وجہ سے علم تجوید سے محروم ہیں اور خصوصاً اسکول اور کالجز کے طلبہ بھی علم تجوید سے زیادہ تر محرومی کا شکار ہیں ان کی سہولت وقت کی بناء پر مغرب تا عشاء تک کلاسیں بھی رکھی گئی ہیں۔ الحمد للہ اسی دینی مقصد کیلئے جامعہ دار التجوید کا اجراء اور مخلص محنتی تجربہ کار عملہ کا تقرر ہو چکا ہے، جامعہ دار التجوید میں مدت کورس روایت حفص دو سال ہے جبکہ حفاظ کرام کیلئے قابلیت کی بنا پر مدت کورس کم بھی ہو سکتا ہے۔ علم تجوید کا کورس، جمال القرآن، تیسیر التجوید، فوائد مکیہ، معلم التجوید، جزری، اور عربی کی استعداد رکھنے والے طلبہ کو نہایۃ القول المفید بھی پڑھائی جائیگی۔ جامعہ دار التجوید کے نگران اعلیٰ استاذ القراء قاری محمد شاکر انور صاحب بن شیخ العرب والعجم مجود اعظم قاری مقری عبد المالک صاحب نور اللہ مرقدہٗ ہیں۔

خادم القرآن: ابو الطاہر محمد یار فاروقی ناظم جامعہ دار التجوید، واقع جامع مسجد محمدی پی آئی ڈی سی فلیٹس باتھ آئی لینڈ کراچی نمبر ۴

صاحب ثروت اور مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ

مناظرِ اسلام مولانا لال حسین اختر اپنے وقت کی جامع صفات شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو گوناگوں خوبیوں اور اوصاف سے نوازا تھا۔ آپ کی پوری زندگی احقاقِ حق، ابطالِ باطل، اسلام کی تبلیغ حق و صداقت کی حمایت دینی اقدار و اخلاق کے فروغ کیلئے وقف رہی خصوصاً ختم نبوت کی سربلندی اور منکرینِ ختم نبوت کی سرکوبی زندگی بھر آپ کا مشن رہا۔

مولانا کا وطن مالوف دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور تھا گکھے زئی خاندان کے آپ چشم و چراغ تھے بچپن ہی سے آپ کے دل میں دین کی خدمت کی بے پناہ لگن، تڑپ تھی ناظرہ قرآن مجید اور ابتدائی تعلیم آپ نے ہری پور ہزارہ میں حاصل کی۔ بعد میں اسلامیہ کالج لاہور داخل ہوگئے۔ یہ تقریباً ۱۹۲۲ء کے ابتدائی ایام تھے ان دنوں تحریک خلافت زوروں پر تھی۔ علماء کرام نے فتویٰ دیا تھا کہ انگریزی درسگاہوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ چنانچہ مولانا نے اس فتویٰ کی تکمیل میں کالج کو خیرآباد کہہ کر اپنے وطن مالوف دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور چلے آئے اور تحریک خلافت میں شمولیت اختیار کرلی ۸، ۹ ماہ ضلع گورداسپور میں خلافت کمیٹی بٹالہ کے زیر ہدایات آنریری کام کرتے رہے۔ سارے ضلع کا پرزور تبلیغی دورہ کیا۔ خلافت کمیٹی کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کے لئے مولانا مظہر علی اظہر کے ہمراہ دھواں دھار خطاب کیا۔ مولانا کی ان سرگرمیوں سے عوام بیدار ہوگئے۔ اور انگریز نے انتقام لینے کا پروگرام بنایا۔ گورداسپور میں حکومت کے خلاف منافرت کا الزام عائد کرکے آپ کی تقریروں کو قابل اعتراض قرار دیا گیا عدالت میں کیس چلا سرسری طور پر سماعت ہوئی ایک سال قید بامشقت کا آرڈر ملا گورداسپور جیل بھیج دیئے گئے۔

مولانا جیل میں تھے آپ کو اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا کہ سوامی شردھانند اور آریہ سماج نے فتنہ و فساد کا علم بلند کردیا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو چیلنج دینے اور علماء کو للکارنا شروع کردیا ہے اور شدھی کی تحریک بڑے زور شور سے شروع کردی گئی ہے مولانا نے فیصلہ کیا کہ رہائی کے بعد آریہ سماج اور دیگر دشمنانِ اسلام کے تعاقب کے لئے اپنے آپ کو وقف کرکے خدمتِ دینِ متین کروں گا۔ ان دنوں مرزائی بھی اسلام کی نام نہاد نمائندگی کا ڈھنڈورا پیٹ رہے تھے رہائی کے کچھ دنوں بعد لاہوری مرزائیوں کے چند مبلغ مولانا سے ملے اور انہوں نے مولانا کے سامنے اپنی جماعت کے تبلیغی کارناموں کو نہایت ہی مبالغہ سے بیان کیا اور مرزا قادیانی آنجہانی کی خدمات کے بڑھ چڑھ کر افسانے سُنائے مقصد ایک ہو تو شناسائی جلدی ہوجایا کرتی ہے۔ مرزائیوں نے مولانا کو جھانسہ دیا کہ اگر آپ آریہ سماج کی تردید چاہتے ہیں تو ہماری جماعت کا پلیٹ فارم حاضر ہے آپ کو تربیت دیں گے۔ کتابیں مہیا کریں گے مسلمان علماء نے خواہ مخواہ مرزا صاحب کو بدنام کر رکھا ہے وہ صرف خادم اسلام تھے اور دھوکہ دیتے ہوئے اپنے اس بیان کو درست ثابت کرنے کیلئے مرزا قادیانی کی ابتدائی کتابوں سے چند حوالے بھی پڑھ کر سنائے۔ چونکہ مرزائی مذہب کے متعلق آپ کا مطالعہ بالکل نہیں تھا اور اس سے بالکل نابلد تھے اسلام کے نام پر ان کے جھانسے میں آگئے اور لاہوری گروپ میں شمولیت کا اعلان کردیا یہ ۱۹۲۴ء کا واقعہ تھا شمولیت کے فوراً بعد آپ کو انجمن کے تبلیغی کالج میں داخل کرا دیا گیا تین سال تک مرزائیوں نے تعلیم دلائی تیس طالب علم رکھے گئے تھے۔ سنسکرت زبان کی مشکل گردانیں دیکھ کر سب چھوڑ گئے ایک مولانا اور مظفر علی رہ گئے ان دونوں کی تعلیم پر اس دور میں پچاس ہزار روپیہ خرچ کیا گیا دو استاد ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پر عبرانی زبان پڑھانے والے تھے ان سے توریت انجیل اور زبور پڑھی۔ دو استاد سنسکرت پڑھانے والے تھے ان سے وید اور ہندوؤں کی دوسری مذہبی کتابیں پڑھیں دو استاذ حدیث پڑھانے والے تھے اور ایک استاذ تفسیر پڑھانے والا تھا۔ مدت معینہ میں کورس ختم کرنے کے بعد بحیثیت ایک کامیاب مبلغ کے مولانا کو تبلیغ و اشاعت کے کام پر لگا دیا گیا کیونکہ آپ بلا کے ذہین تھے نتیجۃً آپ کو بہت جلد مرزائیوں میں بلند مقام حاصل ہوگیا۔

چنانچہ اس شعبہ تبلیغ و مناظرہ کے علاوہ اخبار پیغام صلح کا آپ کو ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ اسی طرح احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری بھی منتخب ہوئے مسلسل آپ نے آٹھ سال مرزائیت میں گزارے۔ انسان کچھ سوچتا ہے لیکن قدرت ہی کے پروگرام کچھ اور ہوا کرتے ہیں۔ فرعون کے گھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش جس کی واضح دلیل ہے۔

چنانچہ مولانا صاحب کو خوابیں آنا شروع ہوگئیں۔ ایک رات میں دو دو تین تین خواب آتے اور بہت بُرے بُرے خواب آتے آپ آیت الکرسی، معوذتین لاحول پڑھ کر سوتے لیکن پھر پہلے سے زیادہ بُرے اور ڈراؤنے خواب آتے مولانا فرماتے ہیں میں سمجھا شیطانی خواب ہیں۔ کبھی کہتا چونکہ مسلمانوں کے ساتھ مناظرے رہتے ہیں وہی خیالات خواب میں آتے ہیں اگرچہ مرزا قادیانی کے بعض "الہامات" اور پیشگوئیاں اس وقت بھی میرے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی تھیں لیکن

حسن عقیدت اور غلوِ محبت کی طاقتیں ان خیالات کو فوراً دبا دیتی تھیں لیکن خوابوں کا سلسلہ لگاتار جاری رہا۔ ۱۹۳۱ء کے وسط میں چند خواب ایسے دیکھے جن میں مرزا قادیانی کی نہایت ہی گھناؤنی شکل دکھائی دی اور اُسے بُری حالت میں دیکھا ان خوابوں میں صرف ۲ خواب جو آپ اکثر تقریروں میں بیان کیا کرتے تھے اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کی مجلس میں بھی بیان کیا تھا) یہاں درج کر رہے ہیں۔

پہلا خواب

"ایک دفعہ ایک خواب آیا کہ ایک صاف چٹیل میدان ہے اور زمین شور یعنی کلر والی ہے۔ وہاں ایک کمرہ ہے اور بہت لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا تم یہاں کیوں جمع ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا ہم یہاں مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھنے آئے ہیں۔ میں نے کہا پھر تم اندر کیوں نہیں جاتے انہوں نے کہا ہمیں اجازت نہیں ہے میں نے کہا مجھے اجازت ہے میں جاتا ہوں۔ چنانچہ میں کمرے میں داخل ہوگیا۔ دیکھا کہ ایک لمبا چوڑا پلنگ ہے جو سارے کمرے میں پھیلا ہوا ہے اس پر مرزا صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور اوپر ایک سفید چادر لپٹی ہوئی ہے۔ میں جا کر پلنگ کے پاس ادب سے کھڑا ہوگیا مرزا صاحب نے منہ سے کپڑا ہٹا دیا میں نے دیکھا کہ ان کا منہ تین بالشت لمبا ہے اور شکل خنزیر کی ہے۔ ایک آنکھ کانی ہے دوسری بھوری ہے۔ مجھے کہنے لگے میں تو بُرے حال میں ہوں۔ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

دوسرا خواب

اور ایک خواب یوں دیکھا کہ ایک شخص میرے آگے آگے جا رہا ہے اس کی کمر میں ایک تانت ہے جیسے دُھنیے کی ہوتی ہے۔ اُدھر اس کی کمر کے ساتھ بندھی ہوئی اور مجھے میری گردن کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور دونوں آگے پیچھے چل رہے ہیں۔ سامنے سے ایک سفید ریش اور سفید لباس میں ملبوس ایک شخص نمودار ہوئے۔ مجھے کہنے لگے تم کہاں جا رہے ہو۔ میں نے کہا اس شخص کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں۔ اُس شخص نے کہا یہ تو غلام احمد قادیانی ہے اور یہ دوزخ میں جا رہا ہے تم اس کے پیچھے کیوں جا رہے ہو۔ میں نے کہا کیا کوئی شخص از خود بھی دوزخ میں جاتا ہے اور دوسرے کو بھی ساتھ لے جاتا ہے۔ اُس نے کہا اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو آگے کو دیکھو۔ میں نے دیکھا تو دور سے شعلے آسمان کے کنارے سُرخ نظر آئے۔ اس نے کہا یہ جہنم کی شعاعیں ہیں اور یہ تمہیں وہیں لے جا رہا ہے میں نے کہا یہ جگہ تو دُور ہے جب یہ جہنم میں گرنے لگے گا تو میں بھاگ جاؤں گا۔ آخر اُس شخص نے خواب ہی میں چاقو یا چھری کو زور سے تانت پر مارا اور وہ کٹ گئی اس کے کٹنے سے میری گردن کو جھٹکا لگا، جس سے میری آنکھ کھل گئی۔" اس قسم کے خوابوں کے بعد آپ نے دل سے فیصلہ طلب کیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئیے۔ یہ خوابیں کسی سے بیان بھی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اگر مرزائیوں کے سامنے بیان کرتا تو وہ کہتے یہ شیطانی خواب ہیں مسلمانوں سے اس لئے نہیں کہہ سکتا تھا کہ اُن سے میرے مناظرے ہوا کرتے تھے۔ میں بڑی سخت پریشانی میں مبتلا ہوگیا۔

آخر میں مولانا نے فیصلہ کرلیا کہ مرزا قادیانی کی محبت اور عداوت دونوں کو بالائے طاق رکھ کر ان کی صداقت کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنا چاہئیے۔ آپ نے ان لوگوں سے چھ ماہ کی رخصت لی اور دل ہی دل میں فیصلہ لیا کہ مجھے خالی الذہن ہو کر قادیانی مذہب اور اسلام کا مطالعہ کرنا چاہئیے اور دیکھنا چاہئیے کہ حق کس طرف ہے۔ چنانچہ آپ نے مرزا غلام احمد کی اپنی تمام مشہور تصنیفات اور قادیانی ولاہوری ہر دو پارٹیوں کی چیدہ چیدہ تمام کتابیں جمع کیں۔ اور مسلمان علماء کی تفسیروں اور احادیث کا بھی خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرنا شروع کیا یہ مطالعہ بنظرِ غائر اور ایک محقق کے رنگ میں کیا جتنا زیادہ آپ نے مطالعہ کیا اتنی ہی مرزا قادیانی کی صداقت آپ پر مشتبہ ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ آپ کو یقین کامل ہوگیا کہ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ الہام، مجددیت، مسیحیت، نبوت وغیرہ میں سچے نہیں تھے اب آپ کے لئے ایک نہایت مشکل کا سامنا تھا۔ ایک طرف ملازمت تھی۔ قادیانی جماعت کے معزز ارکان اور افراد جماعت سے آٹھ سال کے دیرینہ اور خوشگوار تعلقات تھے۔ بحیثیت ایک کامیاب مبلغ ہونے کے جماعت میں عزت اور رسوخ بھی حاصل تھا لیکن جب دوسری طرف مرزا قادیانی کے عقائد قرآن مجید کے بالکل الٹ دیکھتے تھے تو مرزا جی کے الہامات کی پیشگوئیوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ قیامت کے دن اور ان عقائد باطلہ کی بازپرس کا نقشہ جب آنکھوں کے سامنے آتا تھا تو مولانا لرزہ براندام ہوجاتے تھے ایک طرف حق تھا اور دوسری طرف باطل، ایک طرف تاریکی تھی اور دوسری طرف شعل نور ایک طرف معقول تنخواہ کی ملازمت اور آٹھ سال کے دوستانہ تعلقات، تو دوسری طرف دولت ایمان لیکن ساتھ ہی دنیوی مشکلات اور مصائب کا سامنا۔

آخر آپ نے فیصلہ کرلیا کہ چاہے ہزار ہا تکالیف اُٹھانی پڑیں میں انہیں بخوشی برداشت کروں گا کیونکہ حق کے اختیار کرنے والوں کو ہمیشہ سے تکالیف اور مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ آپ نے یکم جنوری ۱۹۳۲ء کو انجمن احمدیہ کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا جسے جماعت نے ۲۶ جنوری ۱۹۳۲ء کو بادلِ نخواستہ قبول کرلیا۔ آپ نے جماعت سے ایک تحریر لی جس میں واضح طور پر اقرار تھا کہ مولانا لال حسین کے ذمہ جماعت کا کوئی قرضہ نہیں اس تحریر کا فائدہ یہ ہوا کہ مرزائیت سے توبہ کے بعد آپ پر کوئی کیس نہ کر سکے۔

قبولیت اسلام اور اعلان توبہ

مولانا موصوف نے مرزائیوں سے تحریر حاصل کرنے کے بعد لاہور کے ایک جلسہ عام میں اپنی توبہ کا اعلان کیا آپ کی توبہ کے جلسے کی روئیداد اس وقت کے ماہنامہ رسالہ "تائید الاسلام" لاہور میں چھپی جو ہم من وعن نقل کر رہے ہیں۔

"۷ مئی ۱۹۳۲ء کا دن اسلامیان پنجاب کیلئے عموماً اور اسلامیانِ لاہور کے لئے خصوصاً ایک تاریخی دن تھا۔

کیونکہ اس دن امت مرزائیہ کی لاہوری پارٹی کے ممتاز مبلغ جناب مولانا لال حسین صاحب اختر نے ترک مرزائیت کا اعلان کیا۔ مولوی صاحب موصوف آٹھ سال تک جماعت مرزائیہ لاہور کے مبلغ رہ چکے ہیں اسی دوران میں کچھ عرصہ مرزائیوں کے اخبار "پیغام صلح" کے ایڈیٹر اور احمدیہ ایسوسی ایشن کے سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ زندہ دلان لاہور کو وہ رات ایک مدت یاد رہے گی جس میں مسلمانان لاہور کا عظیم الشان جلسہ باغ بیرون موچی دروازہ زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد حسین صاحب خطیب شاہی مسجد منعقد ہوا تھا اور مکرم و محترم جناب مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر نے تین گھنٹے ترک مرزائیت کے موضوع پر ایک پرزور اور مرزائی عقائد کے پرخچے اڑا دینے والی تقریر فرمائی تھی۔ اور مرزائی عقائد والہامات کے ان رازہائے درون پردہ کا انکشاف فرمایا کہ جنہیں مرزائی عیب کی طرح چھپاتے ہیں مولوی صاحب نے مرزائیوں کو بڑے زور سے چیلنج دیا اور للکارا کہ اگر قابلیت اور جرأت ہے تو میدان میں سامنے آؤ اور اپنے ظلی اور بروزی نبی کی صداقت کا ثبوت دو۔

باوجودیکہ مرزائیوں کے مبلغ اور مناظر اس جلسہ میں موجود تھے لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ مولوی صاحب کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر مرزائے قادیانی کی صداقت ثابت کر سکتا۔ سچ ہے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔

دوسرے دن شہر کے ہر حصے اور اس کے مضافات میں مولوی صاحب کی باطل شکن تقریر اور مرزائیوں کی بزدلی اور شکست کا عام چرچا ہو گیا۔"

(ماہنامہ رسالہ "تائید الاسلام" اچھرہ لاہور جلد ۲ شمارہ ۲ بابت ماہ جون ۱۹۳۲ء صفحہ ۵)

انہی دنوں مولانا موصوف نے ردّ مرزائیت پر "ترک مرزائیت" کے نام سے ایک زبردست اور لاجواب کتاب تصنیف فرمائی جس میں مرزا قادیانی کی اپنی تحریرات سے مرزائیت کا پوری طرح ابطال کیا گیا اور مرزا قادیانی کے باطل عقائد و مزعومات الہامات اور پیش گوئیوں کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ مولانا کی طرف سے اس کتاب کے صفحہ اول پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی لاہوری جماعت کا مرزائی ۹ ماہ کے اندر اس کتاب کا جواب شائع کرے گا تو اُسے ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا مگر آج تک کسی مرزائی کو جرأت نہ ہوئی کہ اس کا جواب لکھ سکے۔

رسالہ تائید الاسلام

۱۹۱۱ء میں لاہور سے ایک ماہنامہ جاری کیا گیا جس کا نام "تائید اسلام" تھا جس کا مقصد جہاں مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دینے تھے وہاں اس کا مرکزی نقطہ مرزائیت اور مذاہب باطلہ کی تردید تھی۔ اس رسالہ کے بانی جناب میاں پیر بخش صاحب تھے۔ ان کی ذاتی قابلیت نے اس رسالہ کو یہاں تک ترقی دی کہ رسالہ نہ صرف انڈیا بلکہ بیرون ہند افغانستان، ایران، افریقہ، مصر، شام وغیرہ ممالک میں کثرت سے جانے لگا میاں صاحب نے اپنے مشن کو رسالہ تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ تردید مرزائیت میں کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ عربی اور انگریزی میں رسالے شائع کئے تاکہ اسلامی ممالک اور یورپ کے مرزائی حقیقت سے پورے طور پر آگاہ ہو جائیں میاں صاحب پیرانہ سالی کے باوجود تن دہی کے ساتھ سولہ برس تک اس عظیم الشان کام کو سرانجام دیتے رہے آپ کا مشن دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ مرزائی میاں صاحب کے مقابلہ میں ہر میدان میں ذلیل ترین شکست کھاتے رہے۔

مئی ۱۹۲۷ء کو آپ نے اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ وفات سے پہلے میاں صاحب نے رسالہ فنڈ اور کتب خانہ پر ٹرسٹیز مقرر فرمانے کے بعد ان تمام امور کو جناب میاں قمرالدین صاحب رئیس اچھرہ کے سپرد فرمایا۔

(جاری ہے)

بقیہ از فضائل صدقات

کہ مال کی محبت ستاتی ہو بلکہ اس کے دل سرد ہو چکا ہو ایک حدیث میں ہے کہ اللہ جل شانہ اس شخص سے ناراض ہوتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور مرنے کے وقت سخی ہو۔

اس لیے جو لوگ صدقات و اوقاف میں مرنے کے وقت کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ پسندیدہ چیز نہیں ہے۔ اول تو اس کا علم کسی کو نہیں کہ کب اور کس طرح موت آ جائے۔ متعدد واقعات اس قسم کے قابل عبرت دیکھنے میں آئے کہ مرنے کے وقت بہت کچھ صدقات و اوقاف کرنے کی امنگیں دلوں میں تھیں۔ لیکن بیماری نے ایسا گھیرا کہ مہلت ہی نہ لینے دی، کسی پر فالج گر گیا کسی کی زبان بند ہو گئی، کہیں ورثہ تیمار دار بیچ میں حائل ہو گئے اور اگر ان سب عوارض سے بچ کر نوبت آ بھی جائے جو بہت کم آتی ہے۔ تب بھی وہ درجہ ثواب کا تو ہوتا نہیں جو اپنی خواہشات کو نقصان پہنچا کر صدقہ کرنے کا ہے۔ البتہ اگر اپنی زندگی میں کوتاہی سے نہ کر سکا ہو تو مرنے ہی کے وقت کو غنیمت سمجھے کہ مرنے کے بعد کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔ سب دو چار دن رو کر بھول جاتے ہیں۔ روزانہ کے مشاہدے میں جو کچھ لے جاتا ہے، خود ہی اپنے ساتھ لے جاؤ کام دے گا۔

قسم کا کفارہ!

سائل خان محمد، کراچی

(س) میری منگنی عرصہ چھ سال پہلے میری تایا زاد بہن سے ہوئی تھی جس کے کچھ دنوں کے بعد میرے تایا صاحب کو کسی نے قتل کر دیا تو میں نے جوش میں آ کر قسم کھائی تھی کہ میں جب تک قاتل کو قتل نہیں کر دوں گا جب تک شادی نہیں کروں گا مگر اب میرے سسرال والے مجھے تنگ کر رہے ہیں کہ شادی کر لو میں بہت پریشان ہوں کہ کیا کروں آپ جلد از جلد اس مسئلے کا حل بتائیں۔

(ج) شادی کیجئے قسم توڑنے کا کفارہ دے دیں۔ کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دیں، یا ہر محتاج کو صدقۂ فطر کی مقدار غلّہ یا اس کی قیمت دے دیں۔ اور اگر اسکی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھیں۔ واللہ اعلم

قادیانیوں کا عیاش سربراہ

دوستو! قادیان کے ایک رئیس تھے جن کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ ان کا ایک لڑکا مرزا محمود تھا جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی رعایا کا دوسرا سربراہ بنا۔ ابھی وہ پیدا نہ ہوا تھا کہ اس کے باپ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی رعایا کو خوشخبری سنائی تھی کہ:

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے، کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔۔۔۔۔۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔" الخ

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء بحوالہ مباحثہ راولپنڈی)

قادیانی رعایا اس لڑکے کو "مصلح موعود" کے نام سے جانتی اور پکارتی ہے۔ اس لڑکے کے بارے میں اتنی مبارک باتیں سن کر قادیانی رعایا کی باچھیں کھل گئیں کہ یہ بہت ہی نیک اور با اخلاق خلیفہ ہوگا۔ مگر تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب اسے باپ کی گدی مل گئی تو اس نے اخلاق و کردار کا وہ نمونہ پیش کیا کہ توبہ ہی بھلی۔ قادیانی رعایا اس کی حرکتوں سے بہت پریشان ہوا۔ شروع شروع میں تو اس نوجوان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ یہ حرکتیں چھوڑ دے۔ مگر وہ باز نہ آیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں اپنے باپ کے نقش قدم پر بالکل ٹھیک چل رہا ہوں اور مجھ میں بھی وہی خوبیاں ہیں جو میرے باپ میں تھیں۔ اس کے اس دعوے کو سن کر اس کی رعایا میں سے ایک گروہ نے اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ان لوگوں نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ

"کیا یہی مسیح موعود کی خوبیاں تھیں جو صاحبزادہ صاحب میں آئی ہیں۔ کیا مسیح موعود (یعنی اس کے والد) ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے تھے۔ کہ میاں صاحب نے ان کا نظیر ہو کر پیرس میں ننگی میموں کا ناچ دیکھا کیا یہی مصلیت موعود ہے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے سراسر مسیح موعود کے خلاف کر کے اپنی روحانی زندگی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اگر میموں کا ناچ دیکھنے کا حوالہ دیکھنے کی ضرورت محسوس ہو تو الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۲۲ء میں چھپا ہوا خطبہ دیکھئے۔ جس میں خلافت مآب نے خود اس جرم

محمد اقبال رنگونی۔ مانچسٹر۔

کا بابت وغیرہ سے اعتراف کیا ہے۔"

(مباحثہ راولپنڈی ص ۲۷ ، ص ۳۸)

جب یہ خبر لوگوں نے سنی تو بہت افسوس کیا کہ صاحبزادہ صاحب نے شرافت سے گرا ہوا کام کیا ہے۔ مگر صاحبزادہ صاحب کے وزراء نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں ہم اس گروہ کی خبر لیتے ہیں جو آپ کو بدنام کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور آپ کو تخت سے ہٹانا چاہتا ہے۔ انہوں نے عوام الناس سے کہا کہ جو لوگ حضرت خلیفہ صاحب پر بہتان باندھتے ہیں کہ:

"ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے ہیں" محض جھوٹ ہے۔ ہاں اگر علمی اغراض سے سینما دیکھا جائے اور اس میں بغیر علم کے ایسا ناچ آجائے تو کیا اسے ناپسند کر کے اٹھ آنا جرم ہے۔"

(ایضاً ص ۵۷)

صاحبزادہ صاحب کے حامیوں نے یہ بیان تو دے دیا اور خاموش ہو گئے۔ مگر ان کے مخالفوں نے پھر حقیقت کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ:

حقیقت یہ ہے کہ اس سے نہ تو آپ خلیفہ ثابت کر سکتے ہیں۔ اور نہ ایک بزرگ انسان آپ نے کہا کہ ننگی میموں کا ناچ دیکھا کرتے ہیں محض جھوٹ ہے ہاں اگر علمی اغراض سے سینما دیکھا جائے اور اس میں بغیر علم کے ایسا ناچ آجائے تو کیا اسے ناپسند کر کے اٹھ آنا جرم ہے۔ آپ اپنے اس ارشاد کے مقابل میاں صاحب کے اصل الفاظ کو پڑھ لیجئے:

"جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں مگر قیام انگلستان کے دوران مجھے اس کا موقع نہ ملا واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جو میرے ساتھ تھے کہا کہ مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریانی سے نظر آسکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے۔ مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اوپیرا سینما کو کہتے ہیں چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ اعلیٰ سوسائٹی کی جگہ ہے جسے دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لیے دور کی چیز اچھی نہیں دیکھ سکتا، تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں میں نے چوہدری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں، انہوں نے بتایا یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ ننگی معلوم ہوتی تھیں۔۔۔۔۔۔ اسی طرح ان لوگوں کے شام کی دعوتوں کے گاؤن ہوتے ہیں نام تو ان کا بھی لباس ہے مگر اس سے جسم کا ہر حصہ بالکل ننگا نظر آتا ہے۔" (الفضل ۲۸ جنوری، غور فرمائیے یہ تحقیق غرض کے لیے گئے تھے یا واقعی عریانی دیکھنے شوق تھا بتائیے۔۔۔۔۔۔ کیا مسیح موعود نے ایسا علم کبھی حاصل کیا، اگر نہیں تو یاد رکھیے یہ علم حاصل کرنا سراسر گناہ عظیم ہے جو خلیفہ یا مصلح کی شایان شان نہیں۔" (ایضاً ص ۹۰)

اس بات کا شائع ہونا تھا کہ صاحبزادہ صاحب کے حامیوں نے چپ سادھ لی، مگر ان کے مخالفوں نے ان

کا مالک بیں دم کر دیا۔ جب بھی موقع ملتا یہ خلیفہ صاحب کی خوب درگت بناتے، ایک مرتبہ انہوں نے لکھا کہ:

"ان لوگوں کا تعویذ دیکھیے کہ ادھر دیکھئے کہ ننگا ناچ تک دیکھنا بالکل جائز اور روا ہے اور عریانی دیکھنے کا شوق ہے۔ آپ نے لکھا تھا کہ اگر ناچ نظر آجائے تو آنکھ کر چلے آنا کوئی جرم ہے؟ میں کہتا ہوں کہ آنکھ کر تو آخر سب لوگ آ ہی جاتے ہیں یعنی جب ناچ ختم ہو۔ سوال تو یہ ہے کہ آیا ناچ کو دیکھنے کے لیے عریانی کو دیکھنے کے لیے جانے والا شخص مسیح موعود کا خلیفہ ہو سکتا ہے"

(مباحثہ راولپنڈی ص۱۰۰)

مخالفوں کا حملہ بڑا سخت تھا اس لیے فکر پیدا ہوئی کہ کہیں انقلاب نہ آجائے۔ بادل نخواستہ ان کے حامیوں نے قلم اٹھایا اور تاویلات کے ذریعہ رعایا کو تسلی دینے کی کوشش کی کہ "یورپین سوسائٹی کی عریانی" کے معنی اس قوم کے نقائص اور کمزوریاں ہیں آگے حضرت کا اس گندے نظارہ کے آنے پر سینما سے آجانا آپ کی پاکیزہ فطرت کا ثبوت ہے"

(ایضاً ص۱۱۵)

صاحبزادہ صاحب کے حامیوں نے تو تاویل کر کے اپنے عوام کو تسلی دلادی کہ صاحبزادہ صاحب گئے ضرور تھے مگر اس کی وجہ صرف اس قوم کے نقائص معلوم کرنے تھے۔ جب مخالفوں نے یہ تاویل سنی تو مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئے، انہوں نے پھر خلیفہ جی کے حامیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ:

"ننگی میموں کا ناچ دیکھنا آپ نے خلیفہ کیا ہر شخص کے لیے جائز قرار دیا کیونکہ آپ کے نزدیک اس کو حصول علم کے لیے دیکھنا جرم نہیں، مگر شاید آپ کو یاد نہیں رہا کہ حصول علم کے لیے اگر کوئی اس سے زیادہ خباثت کر بیٹھے، زنا وغیرہ کا ارتکاب کرے تو جرم ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو مباداً زنا کے متعلق یاد رکھیے کہ یہ بھی جرم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ مذاہب کی تقریر میں صاف فرمایا کہ پاک دامن رہنے کے پانچ علاجوں میں ایک یہ ہے کہ "تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کا اندیشہ ہے اپنے تئیں بچایا جائے"

(رپورٹ جلسہ مذاہب ص۱۰۰) اس لیے میاں صاحب کا یہ جرم کہ وہ ننگی عورتوں کا ناچ دیکھنے جاتے ہیں کس قدر معیوب ہے۔ اسے آپ خود سمجھ رہے ہوں گے نہ صرف خود بلکہ چوہدری ظفر اللہ صاحب کو بھی ترغیب دی کہ عریانی کا نظارہ کرادو، سبحان اللہ یہ واقعات کی شہادت ہے جس کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ (مباحثہ راولپنڈی ص۱۲۵، ۱۲۶)

دوستو! صاحبزادہ صاحب کے جو حامی ہیں وہ قادیانی جماعت کے لوگ ہیں اور وہ بھی قادیانی گروہ ہی کے لوگ ہیں جو لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں خلیفہ جی کے مخالف ہیں، ان کی نظروں میں میاں صاحب کے بجائے مولوی محمد علی لاہوری تخت کے زیادہ مستحق تھے۔ ہم ان کی سیاسی کش مکش کی بحث میں نہیں جاتے۔ صرف یہ بتلانا ہے کہ کیسے صاحبزادہ صاحب کس طرح عریانی کا دلدادہ تھے جب بات کھل گئی تو قادیان کے دوسرے لوگوں کو بھی جرأت ہوئی انہوں نے بھی بتلایا کہ خلیفہ جی کس قدر گندے کردار کے مالک تھے۔ پھر آہستہ آہستہ ایک ایک نے اپنی دکھ بھری کہانی سنانی شروع اور واقعات ایک دوسرے سے بڑھتے چلے گئے۔ ایک قادیانی خاتون اپنے اوپر گزرے دردناک واقعہ کو اس انداز سے بیان کرتی ہے کہ:

"میں میاں صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں اور لوگوں پر ظاہر کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ کیسی روحانیت رکھتے ہیں۔ میں اکثر اپنی سہیلیوں سے سنا کرتی تھی کہ وہ بڑے زانی شخص ہیں مگر اعتبار نہیں آتا تھا کیونکہ ان کی ورمان سورت

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے

ملفوظات، خطبات و مکتوبات

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ کے ہزاروں ملفوظات کا نایاب ذخیرہ
الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ
ہزاروں ملفوظات اشرفیہ کا نایاب ذخیرہ جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی کے سینکڑوں مسائل کا حکیمانہ حل موجود ہے مکمل دس جلدوں میں کامل سیٹ کی قیمت صرف ۔/ ۲۰۰ صرف

اشرف السوانح حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی سوانح حیات کامل سیٹ چار جلدوں میں قیمت کامل سیٹ ۔/۱۰۰ روپے

تسہیل المواعظ سال بھر کیلئے حضرت تھانویؒ کے تسہیل شدہ ۵۲ خطبات کامل سیٹ ۲ جلدوں میں قیمت ۔/۴۲ روپے

اشرف الجواب (کامل تین حصے) کفار و مشرکین اور مغرب زدہ مسلمان اور جاہل طبقہ کے اعتراضات و شبہات کے مدلل جوابات
قیمت کامل سیٹ ۔/۶۲ روپے

اصلاحی نصاب حضرت تھانویؒ کی دس اہم کتابوں کا مجموعہ اصلاح کیلئے نسخہ اکسیر ہے اعلیٰ کاغذ خوبصورت جلد قیمت

مکتوبات و ملفوظات اشرفیہ فکر اصلاح پیدا کرنے کیلئے یہ اکسیر نسخہ ہے۔ غیر مطبوعہ اشاعت شدہ پانچواں ایڈیشن قیمت

امثال عبرت حضرت تھانویؒ کے خطبات سے تقریباً تین سو نصیحت آموز اور دلچسپ حکایات کا مجموعہ کمپیوٹرائزڈ جلد قیمت

سیف حق بر گردن غوی علمائے دیوبند پر اعتراضات کے مکمل و مدلل جوابات کمپیوٹرائزڈ خوبصورت جلد قیمت

ملنے کا پتہ: **ادارہ تالیفات اشرفیہ** پوسٹ بکس نمبر ۳۰۳ ریلوے روڈ **ملتان**

اندر بھی تشریف لے گئے ... ایسا الزام ... جاتا ہے ایک دن کا ذکر ہے کہ میرے والد صاحب نے جو ہر کام کے لیے حضور سے اجازت حاصل کیا کرتے تھے اور بہت مخلص احمدی تھے ایک رقعہ حضرت میاں صاحب کو پہنچانے کے لیے دیا جس میں اپنے کام کے لیے اجازت مانگی تھی پھر میں رقعہ دے کر گئی اس وقت میاں صاحب نئے مکان میں مقیم تھے۔ میں نے اپنے ہمراہ ایک لڑکی لی جو وہاں تک میرے ساتھ گئی۔ اور ساتھ ہی واپس آگئی۔ چند دن بعد پھر مجھے ایک رقعہ لے کر جانا پڑا۔ اس وقت بھی وہی لڑکی میرے ہمراہ تھی جونہی ہم دونوں میاں صاحب کی نشست گاہ میں پہنچیں تو اس لڑکی کو کسی نے پیچھے سے آواز دی میں اکیلی رہ گئی، میں نے رقعہ پیش کیا اور جواب کے لیے عرض کیا۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو جواب دے دوں گا گھبراؤ مت، باہر ایک دو آدمی میرا انتظار کر رہے ہیں ان سے مل آؤں۔ مجھے یہ کہہ کر اس کمرے کے باہر کی طرف چلے گئے اور چند منٹ بعد پیچھے کے تمام کمروں کو قفل لگا کر اندر داخل ہوئے اور [illegible] نہیں ہوا، میں جانتی ہوں کہ اس حق کے اظہار کی وجہ سے چند عورتوں کی عصمتیں محفوظ ہو جائیں گی اور چند نوجوان دہریہ بننے سے بچ جائیں گے (الفضل صفحہ ۴۳)

بقیہ: قادیانی تحریک

اور اعلان کیا کہ یہودی اس خطے کے مالک ہو جائیں گے یہ الہام کہاں سے آیا یہ سب کچھ ان کے خفیہ عزائم کا عکاس تھا چونکہ قبل ازیں قادیانیت اور یہودیت کے درمیان گٹھ جوڑ ہو چکا تھا اگر میں یہ کہوں کہ قادیانیت و یہودیت دو ایسے بچوں کا نام ہے جنہوں نے صیہونیت کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ بقول علامہ اقبال کے "احمدیت،، یہودیت کا چربہ ہے۔

بقیہ: طلاق کا بگاڑ

جائے۔ اور ان کی تشہیر خوبیوں کے ساتھ کی جائے۔ بلکہ میرا مقصد تو صرف یہ ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے عوام الناس کو یہ آگاہ کیا جائے کہ میاں بیوی کا بندھن اور رشتہ کس حد تک ناقابل تسخیر ہے۔

میاں بیوی کا رشتہ بہترین رشتہ ہے۔ اس کو توڑنے کی بجائے جوڑنے کی سعی اور کوشش کی جائے انسان کو ہر اس کام سے بچنا چاہیے جو خدا کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔ طلاق حاصل کرنا اور طلاق دینا آسان عمل ہے طلاق روکنا ایک مشکل کام ہے۔

خدا ہمیں احکامات خداوندی کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور طلاق کی بیماری سے نجات دلائے

(آمین)

بقیہ: بعد از بوزنگ

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا انکار کرتے ہوئے اپنی غلاظت بھری زبان سے کذابیت کا دعویٰ کیا جو آج تک مسلمانان عالم کے لئے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے اب ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے ابدی حکم اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی زندہ مثال بن کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔

بقیہ: قادیانی مسئلہ اور اس کا حل

باطن کی وجہ سے باز نہ آئے۔ سابقہ اور موجودہ حکومت کی ڈھیل کی وجہ سے قادیانی کھلی بغاوت اور غداری پر اتر آئے انہوں نے علی الاعلان اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو پہلے سے کہیں بڑھ کر استعمال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے اخبارات ورسائل اور لٹریچر میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو کافر مسلمان اور اپنے آپ کو "حقیقی پکا و سچا مسلمان" بڑے شد و مد سے لکھنا شروع کیا

جب جون ۱۹۸۲ء میں مرزا طاہر نامراد کے آنجہانی ہونے کے بعد قادیانی اقتدار کے سنگھاسن پر بیٹھا تو اس نے اپنے باپ بشیر الدین محمود کی طرح مسلمانوں پر ایسا ظلم ڈھانا شروع کیا کہ ستولینی، اور ہٹلر کی روحیں بھی کپکپا کر رہ گئیں اسی کے اشارہ پر ۱۴ فروری ۸۳ء کو سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کر لیا گیا۔ مجلس نے اس سلسلے میں پریس کانفرنسوں جلسوں اور ملاقاتوں کے ذریعے حکومت کو اس سلسلے میں بار بار جھنجوڑا۔ بیرون ممالک کے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں خطوط اور تاروں کے ذریعہ اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ امام حرمین نے اپنے خطوط کے ذریعہ قادیانیوں کے اس فعل کی شدید مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔ یہ خاموش احتجاج ایک سال تک جاری رہا آخر کار مسلمانوں کی طرف سے اس سلسلے میں ملک گیر احتجاج ہوا اور تحریک چلائی گئی دس سال تک غیر مسلم ہونے کے باوجود قادیانی، مسلمانوں کے حقوق غصب کرتے رہے بالآخر ۲۶ اپریل ۸۴ء پہلی مرتبہ ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکا گیا اور ان کی تبلیغ ممنوع قرار دی گئی۔

آج اس آرڈیننس کو نافذ ہوئے ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس ڈھائی سال کے عرصے میں جو کچھ قادیانیوں نے کیا اس کے لئے کئی صفحات درکار ہیں۔ ہم قادیانیوں سے بار بار اپیل کر چکے ہیں کہ وہ ملکی قوانین کا احترام کریں اور اپنی ریشہ دوانیوں سے باز آجائیں۔ مگر پرنالہ وہیں ہے جہاں پہلے تھا وہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق کھلے عام تبلیغ کر رہے ہیں ہر جگہ کلمہ طیبہ اور شعائر اسلام کی توہین جاری ہے۔

ہم حکومت کو دانشمندی کے ساتھ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ آرڈیننس پر سختی سے عملدرآمد کرائیں ورنہ اب جو تحریک چلے گی وہ قادیانیوں کے خلاف قانون قرار دیئے جانے پر منتج ہوگی۔ اور یہ تحریک پہلی تمام تحریکوں سے زیادہ ہنگامہ خیز بلکہ دھماکہ خیز ہوگی۔ جس کے سامنے کوئی نہ ٹھہر سکے گا اب قادیانی مسئلے کا واحد حل یہی ہے کہ تمام مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہو کہ ان کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

حیات ابن مریم علیہ السلام

حیات ابن مریم علیہ السلام کا ثبوت قرآن سے :۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے آسمان پر اٹھا لینے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی

ترجمہ : "اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا ہوں اور میں تجھے اپنی طرف (آسمانوں پر) اٹھانے والا ہوں۔" (آل عمران)

لفظ توفی کے معنی :۔ یہ لفظ وفا سے بنا ہے۔ اس کے اصل اور موضوع کے معنی ہیں۔ پورا کرنا، پورا لینا، قبض کرنا، کھینچ لینا۔ بچے بھی جانتے ہیں کہ وفا کے معنی پورا کرنا ہوتے ہیں ہاں اس لفظ کے مجازی طور پر معنی نیند اور موت کے بھی لیے جاتے ہیں۔ کیونکہ نیند اور موت میں روح کو قبض کیا جاتا ہے اور کھینچ لیا جاتا ہے۔ اب اس آیت میں **متوفیک** کے مندرجہ ذیل معنی کیے گئے ہیں۔ "میں تجھے اٹھانے والا ہوں" چنانچہ مفردات راغب میں ہے۔

"قد قیل توفی رفعت و اختصاص لا توفی موت" بے شک کہا گیا ہے کہ توفی کے معنی رفع ہیں اور یہاں یہ لفظ اس معنوں میں ہے توفی بمعنی موت نہیں۔

۲۔ میں تجھے قبضے میں لینے والا ہوں، چنانچہ جلالین میں ہے (انی متوفیک) قابضک۔ میں تیری توفی کرنے والا ہوں یعنی تجھے قبض کرنے والا ہوں۔ تفسیر بحر محیط میں ہے کہ تجھے میں بغیر موت کے زمین سے قبض کرنے والا ہوں۔

۳۔ میں تجھے سلانے والا ہوں، چنانچہ ربیع ابن انس سے منقول ہے۔

وکان عیسیٰ قد نام فرفعہ اللہ نائما الی السماء معناہ انی منیمک و رافعک الی

اور عیسیٰ بے شک سو گئے تھے۔ پس انہیں سوتے میں اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ معنی یہ ہوا کہ میں تجھے سلانے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں۔ احقر مؤلف رسالہ بھی ذاتی طور پر اسی کو ترجیح دیتا ہے اس میں حسن یہ ہے کہ توفی کا معنی قبض روح بھی مان لیا گیا۔ کیونکہ نیند میں قبض روح ہو جاتا ہے اس طرح مرزائیوں کا چیلنج بے معنی ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ تقدیم و تاخیر بھی نہ ماننا پڑی۔ تیسرے یہ کہ حدیث ان عیسیٰ لم یمت (یعنی حضرت عیسیٰؑ نہیں مرے) سے تعارض بھی نہ رہا۔ بحر محیط، زمخشری کشاف، ابن جریر، النہر الماد، صاوی، معالم التنزیل اور مظہری میں بھی نیند کی حالت میں آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے۔ اور فاضل بریلوی نے بھی سب اقوال کو چھوڑ کر یہی اختیار کیا ہے (جیسا کہ ملفوظات میں ہے) میں تجھے موت دینے والا ہوں اور پھر زندہ کر کے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ چنانچہ مفردات راغب میں ہے کہ ان الواؤ لا یقتضی ترتیباً ولا تعقیباً فالکلام علی التقدیم والتاخیر والمعنی انی رافعک و متوفیک بعد ذالک

بشارت بنجات من الیھود و رفعہ الی السماء

ترجمہ : بے شک واؤ ترتیب اور تعقیب کا تقاضا نہیں کرتا پس کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ میں تجھے اٹھانے والا ہوں اور پھر بعد میں وفات دینے والا ہوں۔ اور تقدیم و تاخیر میں حکمت یہ ہے۔ کہ یہود سے بچ جانے اور آسمان پر اٹھانے کی بشارت دینا مقصود ہے۔

اس کے علاوہ ابن جریر، ابن کثیر، مظہری، بحر محیط، النہر الماد میں بھی یہی تقدیم و تاخیر لکھی ہے۔

نتیجہ : توفی کے معنی آسمان پر اٹھانا ہوں، قبض کرنا ہوں، سلانا ہوں، یا مارنا ہوں، ہر صورت عیسیٰؑ کے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے جانے میں شک نہیں۔

دوسری آیت : یہودی عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر قتل کرنے کے دعویدار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کو یوں رد فرمایا۔

وقولھم انا قتلنا المسیح بن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ، اللہ نے ان پر عیسیٰؑ ابن مریم کے دعویٰ کی وجہ سے لعنت کی اور انہوں نے اسے قتل نہیں اور نہ ہی صلیب دیا۔ بلکہ ان کے لیے ایک آدمی تشبیہ دیا گیا۔ اس آیت میں یہود پر قتل کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے لعنت کی گئی ہے۔ اگر عیسیٰؑ کو یہود نے مر دے کا رخ کر دیا ہوتا۔ تو ان کے اس فعل کو بیان کر کے ان پر اسی کی وجہ سے لعنت ضرور کی جاتی۔ اور قتل کی نفی سے مراد مطلقاً قتل کی نہیں بلکہ صلیب پر قتل کرنے کی نفی مراد ہے کیونکہ یہود اس کے دعویدار تھے۔ اور صلیب کی نفی سے مراد مطلقاً صلیب پر جانے کی نفی ہے۔ اور مفہوم یہ ہے کہ "صلیب پر قتل بھی نہیں کیا بلکہ صلیب پر لے تک نہیں گئے"۔ جب یہ جملہ فرمایا تو یہود کو وہم ہو سکتا تھا کہ پھر آخر وہ شخص تھا کون؟ جسے ہم نے قتل کر دیا۔ اس وہم کو رفع کرنے کے لیے لکن لایا گیا، لکن ہمیشہ کلام سے پیدا ہونے والے وہم کا ازالہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لکن کے بعد فرمایا شبہ لھم متشبہ کا معنی ہے۔ وہ تشبیہ دیا گیا۔ یہاں وہ کے لفظ سے مراد وہی یہودی یا حواری ہے۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیا گیا۔ اس طرح وہ یہودی یا حواری بھی کلام خداوندی میں مذکور ٹھہرا۔ آگے حق تعالیٰ شانہٗ فرماتے ہیں۔

وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالھم بہ من علم الا اتباع الظن "اور بے شک

باقی صفحہ ۔ پر

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

دربحثِ مذہبِ میرزائی

ہزہائینس محمد ناصر الملک مرحوم و مغفور والئ سابق ریاست چترال المتوفی ۲۹ جولائی ۱۹۴۳ء کے قادیانیوں سے متعلق تاثرات کا منظوم فارسی کلام اور اس کا اردو ترجمہ

بشنو اکنوں گویمت از قادیاں
اب میں تجھے قادیان کے متعلق بتلاتا ہوں

میرزا خود را نبی مشہور کرد
مرزا نے خود کو نبی مشہور کیا!

برخلافِ گفتۂ پروردگار
اس نے اللہ کے فرمان کے خلاف!

یَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ گفتست اللہ
اللہ نے تو یوم اکملت لکم فرمایا!

آنچہ مرزا گفت دیگرہا گفتہ اند
جو کچھ مرزا نے کہا وہ اوروں نے بھی کہا ہے

قولِ خویش گرچہ صد اندر صد است
اس کی اچھی بات بھی سو فیصد کی

نزدِ اُو از غرب تا اقصائے چین
اس کے نزدیک مغرب سے مشرق تک

زانکہ ننہا دند سر بر درگہش!
جس نے اس کے در پر سر نہیں جھکایا

گاہ کرشن گفت خود را گہ مسیح
اس نے خود کو کبھی کرشن کہا کبھی مسیح

گفت ثناءاللہ بمیرد از وبا!
اس نے کہا کہ (مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری) وباء سے مریگا

شد نکاحش در سما باد ختری
آسمان پر اس کا نکاح ایک عورت سے ہوا

عقل گر داری انکارش کنید!
اگر تو سمجھ دار ہے تو اس کا انکار کر!

مرکزِ تفریق بین مومناں
جو مسلمانوں کے درمیان مرکزِ تفریق ہے

سر زمینِ ہند را پُرشور کرد
کہ ہندوستان میں اک شور بپا کیا!

کرد دعوائے نبوت آشکار
اپنی نبوت کا دعویٰ کیا!

پس نبی را بعد احمدؐ نیست راہ
یعنی احمدؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے

گوہرِ معنیٰ بہ از اُو سُفتہ اند
بلکہ اوروں نے اس سے بہتر موتی پروئے ہیں

از غزالیؒ یا سید احمد است!
یا غزالیؒ یا سید احمدؒ سے مستعار ہے

گشتہ اند کافر گروہِ مسلمین
سب کے سب مسلمان کافر ہو گئے!

خبطیش گفتند و مردِ گمرہش
اس کو اس نے خبطی اور گمراہ کہا

مے نماید دعویش ہزل و مریخ
اس کا یہ دعویٰ کس قدر مضحکہ خیز ہے

زاں مرض اُو خود بمردے لے بامنا
لیکن خود اس کی موت اس مرض سے ہوئی

لیک در دنیا ربودش دیگرے
لیکن اس کو دنیا میں دوسرا لے اڑا

از مباحث سرد بازارش کنید
اور قیل و قال سے اس کا بازار ٹھنڈا کر